For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

دی ویکس وُلف

تحریر از مہوش علی

مشا یہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔زونی اسکے ساتھ کار میں بیٹھی اسے شہر سے غیر آبادی کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا۔۔مشا اسکی فرینڈ تھی۔۔اسکے ساتھ ہاسٹل میں رہتی تھی۔۔

ویسے تو اسے اس پر پورا بھروسہ تھا پر آج پتا نہیں کیوں اسے عجیب لگ رہا تھا۔۔

تھوڑا انجوئے کرنے۔۔مشا نے مسکراتے اسے دیکھ کر کہا۔۔

اور یہ تیری انجوئے کرنے والی جگہ کا نام۔۔زونی نے اسے دیکھ کر جو کار ڈرائیو کر رہی تھی آئی بروا چکا کر پوچھا۔

بلڈ نائیٹ کلب۔۔۔اسنے نام بتایا۔۔

وہ ہنسی۔۔۔جیسی تم پراسرار ویسی تمہارے انجوئے کرنے والی جگہ کا نام۔۔اسنے موبائل نکالا اور اس میں کچھ کرنے لگی۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔

مارک کو کال۔۔۔۔وہ ابھی نمبر ملا رہی تھی جب مشا نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھین کر پیچھے پھیکا۔۔

یہ کیا کیا مشا۔۔۔اسے اسکی یہ حرکت اچھی نہیں لگی۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ تمہارے اور مارک کے بیچ میں کیا چل رہا ہے۔۔

ہم بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔مارک کے نام پر اسکے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

او۔۔ہو۔۔۔مینے صرف ذکر کیا پھول خود بخود کھلنے لگا۔۔مشا نے اسے چھیرا۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے سچ میں۔۔۔اسنے منہ سے تو انکار کیا تھا پر دل میں اسنے ارادہ باندھ لیا تھا کل صبح ہوتے ہی وہ اپنے پیار کا اس سے اظہار کر دے گی۔۔۔اور وہ اپنے اندر نہیں چھپا سکتی اپنے محبت کو۔۔وہ ابھی اپنی سوچوں تھی جب مشا نے کہا۔۔

تم نہ بتاؤ ہمیں پر مارک کی آنکھوں میں ہم تمہارے لیے محبت کا سمندر دیکھتے ہیں۔۔

اور یہی میری آنکھوں میں بھی ہے۔۔وہ مدہم سا بڑبڑائی۔۔ جس پر مشا کا قہقہہ لگا جس پر وہ پوری سرخ ہو گئی۔۔

ہو زونی۔۔۔ innocent تم بہت

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔۔دونوں باہر نکلی۔۔۔

جگہ کو دیکھ کر اسکا خلق خشک ہو گیا۔۔

مشا یہ کیا ہے اسے تم کلب کہتی ہو یہ تو ایک بھوت بنگلا لگ رہا ہے۔۔ہر طرف تاریک سنساں اندھیرے میں ڈوبا میدان تھا۔۔دور دور تک کوئی آبادی نظر نہیں آرہی تھی۔۔ سامنے ہی ایک بڑا سا کلب تھا اسکے اوپر چمکا اسکا نام جس میں سے لال روشنا نکل کر آس پاس کی جگہ کو خون میں رنگے میدان کی طرح ظاہر کر رہا تھا۔۔نام ایسے لکھا تھا جیسے اس میں خون کی بوندیں ٹپک رہی ہوں۔۔ایک رات اوپر سے اتنا ڈراؤنہ منظر۔۔۔۔

مشا یار مجھے نہیں جانا اندر۔۔اسنے اپنے سرخ ہونٹوں پر زوبان پھیر کر کہا۔۔

ہاہاہا۔۔۔کچھ نہیں ہے ڈرو مت چلو ابھی اندر کا نظارا دیکھو سب کچھ بھول جاؤ گی۔۔۔وہ اسکی حالت پر ہنستی اسے ہاتھ سے پکڑ کر اندر کی طرف بڑھی۔۔آس پاس کافی ساری گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔

وہ اندر آئی تو دیکھا فل میوزک تیز روشنیاں لائین میں لگے صوفوں پر کئی لڑکیاں اور لڑکے مدہوش پڑے تھے۔۔اور کچھ بار پر قطار میں ڈرنک کر رہے تھے۔۔کافی لڑکے لڑکیاں مدہوشی میں فلور پر ٹھرک رہے تھے۔۔

یہاں پر تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جو شہر کے کلب میں غیر قانونی ہے۔۔۔مشا نے اسکے کان کے قریب ہوتے ہوئے چیخ کر کہا۔۔کیونکہ میوزک اتنا تیز تھا کہ چیخو پھر بھی آہستہ سنائی دے۔۔

چلو۔۔۔وہ اسکو ہاتھ سے پکڑ کر بار کی طرف آئی۔۔دونوں نے دو دو پیک پیے۔۔پھر ڈانسنگ فلور پر آئی۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں بھی دوسروں کی طرح دنیا جہاں سے غافل ہو گئی۔۔

پر زونی کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا بے چینی سی ہو رہی تھی بند آنکھوں کے باوجود اسے کسی کی تیز نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

پہلے تو اسنے اگنور کیا۔۔پر اب اسے الجھن ہونے لگی اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی آگ ہو جو اسکے جسم کو جلا رہی ہو۔۔اسنے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں اسکی سنہری آنکھوں میں الجھن گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔۔

جو کاؤنٹر پر کھڑا اصاف دیکھ رہا تھا۔۔اور اسے اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔پر پہلے اسے دوسرہ کام کرنا تھا کسی کو انعام دینا تھا اسکی محنت کا۔۔اسنے اس سے نظریں ہٹا کر ساتھ تھرکتی مشا پر نظریں ڈالی جو بھرپور انداز میں مسکراتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ۔۔

اسے جو انسانوں سے نفرت تھی وہ مزید بڑھ گئی۔۔۔

اسکے خوبصرت چہرے پر حیوانی مسکراہٹ نے بسیرہ کیا۔۔

جس پر وہ تو مر مٹی۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ باہر کی طرف روانہ ہوا۔۔۔وہ یہ اشارہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

زونی مائے انوسینٹ ڈول تم یہاں رہو میں دو منٹ میں واشروم سے ہو کے آئی۔۔وہ اسکے گال پر کس کرتی فلور سے نیچے اتری۔۔پھر زونی کی نظروں سے محفوظ ہوتی باہر کی جانب گئی۔۔۔

وہ باہر آئی اور سرخ روشنی میں اسے ڈھونڈنے لگی۔۔آس پاس دیکھا پر وہ کہیں نہیں تھا۔۔

افف کہاں چلا گیا۔۔۔وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی کلب کے پیچھے والی جگہ پے دیکھنے لگی۔۔جہاں پر صرف چاند کی روشنی تھی۔۔۔میوزک کا شور اتنا تھا کہ چیختا بھی تب بھی سننے میں کچھ نا آتا۔۔

اسکی نظر جسے جگہ پر پڑی اسکا گلا سوکھ گیا۔۔خوف اسکی آنکھیں میں لہرانے لگا۔۔

او گوڈ میں اسکی چاہت میں اتنی اندھی ہو گئی جگہ کو بھی دیکھ نا پائی کہ کہاں آ گئی اگر یہاں پر کوئی جانور مجھے چیر پھاڑ دیتا تو اندر کسی کو میری خبر بھی نا لگتی۔۔وہ اپنی جسم کی ہوس کو چاہت کا نام دینی لگی۔۔اور اسے لوگ کا جو حال ہوتا ہے یہ اسے پتا ہی نہیں تھا۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

بلکل ٹھیک کہا اگر یہاں پر کوئی تمہیں اپنی قربت کے چند پل بھی دیتا جسکے لیے تمنے اپنی دوست کو اتنی محنت سے یہاں لائی اور مارک کو ہوا بھی لگنے نہیں دی تو اسکا بھی کسی کو پتا نہیں لگے گا۔۔اسکے کان کے قریب ویکس کی دلکش سرگوشی ہوئی۔۔

تم کہاں تھ۔۔۔۔۔آہہہ۔۔۔۔۔۔وہ جب مڑی تو چاند کی مدہم روشنی میں ویکس کا بیانک چہرہ دیکھ کر اسکے منہ سے زوردار چیخ نکلی جو اپنی بدقسمتی سے کسی کو سنائی نہیں دی۔۔۔

وہ آدھا انسان اور آدھا بھیڑیا تھا اسکے دونو کیلے دانت جن سے خون ٹپک رہا تھا۔۔سارے منہ جسم پے کالے بال تھے۔۔آنکھیں سنہری تھی۔۔۔پر وہ ابھی بھی انسانی روپ میں تھا۔۔اگر ابھی وہ اپنے روپ میں آجاتا تو خود پر کنٹرول نہیں رہتا اور اسکا کام بھی نہیں ہوتا۔۔۔

اسکی اور چیخیں نکلتی یا وہ بھاگنے کی کوشش کرتی اس سے پہلے اسکا بڑے کالے ناخونوں والا پنجا اسکے گردن پر آیا اور اس میں اپنے ناخون گاڑھ دیے جس سے اسکی آواز بند ہوگئی۔۔وہ تڑپنے لگی اسکی آنکھوں منہ ناک اور جہاں پر اسنے ناخون گاڑھے تھے۔۔۔وہاں سے خون پھواروں کی صورت میں نکلنے لگا اور وہ جا کر اسکے منہ پے لگا جس پر اسنے زبان پھیر کر چاٹ لیا۔۔مشا کا گلے سے نیچے کا بدن بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔۔اسکی آنکھوں سے خون کے ساتھ آنسوں بھی نکل رہے تھے۔۔

روح آہستہ آہستہ پرواز کر رہی تھی۔۔

ویکس نے اسکی حالت پر قہقہہ لگایا۔۔

اور ہاتھ کو جیسے کھینچا اسکے گلے کا آدھا حصہ اسکے ہاتھ میں آگیا۔۔اور سر جاکر پشت سے لگا۔۔

آگے کے حصہ سے خون کی بارش ہونے لگی۔۔۔

ہاتھ میں موجود حصے کو اسنے اپنے بھیڑیے جیسے منہ میں ڈال دیا۔۔

پھر اسکے مردہ وجود کو زمین پے پھیک کر چاند کی مدہم روشنی میں اسے نوچنے لگا۔۔خون نے زمین کو رنگ دیا تھا۔۔۔

کچھ سیکنڈ میں وہ اس سے اٹھا۔۔اپنے انسانی روپ میں آیا۔۔اور اسکے وجود کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔جسے کوئی انسان دیکھتا تو وہی بے ہوش ہو جاتا۔۔اسکے وجود سے جگہ جگہ سفید ہڈیاں نظر آ رہی تھی۔۔

شاید اتنی قربت کافی ہے تمہارے ابھی اور دیتا پر تم تو اتنے میں چل بسی۔۔وہ شیطانیت سے ہنستا ہوا خود پر ایک نظر ڈال کر کلب کی طرف روانہ ہوا۔۔آنکھیں اپنی نیلے رنگ میں آگئی تھی۔۔

وہ کاؤنٹر پے کھڑا ہوا اور زونی کو دیکھنے لگا جو مشا کو پریشان سنہری نظروں سے یہاں وہاں ڈھونڈ رہی تھی۔۔

جو ہوتی تو ملتی۔۔۔

اسنے واپس اپنی سحر انگیز آنکھیں اس پر جما دی۔۔یہ اسے اپنے سحر میں جکڑنے کے لیے تھی۔۔جو کچھ ہی دیر میں کامیاب جانی تھی

ایسا اسے لگا۔۔۔۔

زونی کی نظر ابھی اس پر نہیں پڑی تھی وہ تو مشا کو پریشانی سے ڈھونڈ رہی تھی۔۔

وہ فلور سے اتر کر نیچے گئی۔۔اور لوگوں کے ہجوم سے راستا بناتی واشروم کی طرف جا رہی تھی۔۔

ایسے پھر سے اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی جس پر وہ بہت خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔

ایک تو جگہ ایسی تھی جیسے کسی دوسری مخلوق کی بیچ ہو۔۔

اوپر سے مجھے اکیلا چھوڑ کر پتا نہیں کہاں بھاگ گئی ہے۔۔۔وہ خود سے کہتی اس سے ناراضی ظاہر کرتی جا رہی تھی۔۔وہ اٹھارہ سال کی خوبصورت حساس لڑکی تھی۔۔اسکی بڑی سنہری آنکھیں اور کمر تک آتے سنہری بال اسے اور خوبصورت بنا دیتے تھے۔۔چھوٹی ناک سرخ ہونٹ سفید گلابی رنگت وہ ایک چھوٹی سی شہزادی سی لگتی تھی۔۔

وآشروم میں آئی پر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔

اب اسے حقیقت میں پتا لگا تھا کہ ڈر کیا چیز ہے اسکے وجود میں ہلکی ہلکی کپکپاہٹ شروع ہو گئی تھی۔۔۔

وہ لوگوں کے جان بوجھ کر مارتے کندھو سے خود کو بچاتی باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ویکس اسے واشروم کی طرف جاتے دیکھ کر اسکے پیچھے جانے لگا۔۔۔

ابھی وہ تھوڑا آگے گیا ہی تھا جب اسے دوسرے بھیڑیے کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔

اسنے ایک بھرپور نظر پورے کلب پے ڈالی پر اسے یہاں پر صرف انسانوں کے خون کی خوشبو آئی۔۔

اسے یہاں پر اسکے علاوہ کوئی بھیڑیا نظر نہیں آیا۔۔۔

اچانک اسکے دماغ میں دھماکہ ہوا۔۔۔مارک۔۔۔۔

اوشٹ۔۔۔اسنے اپنے ہاتھ پر غصے سے مکہ مرا۔۔۔اور زونی کو دیکھا جو رونی صورت بنائے ایک صوفے پے بیٹھی تھی۔۔اور سنہری آنکھوں میں آئی نمی سے یہاں وہاں دیکھ کر اسے لوگوں میں پہچانے کی کوشش کر رہی کہ شاید یہی کہیں مل جائے۔۔۔

ویکس اس پر ایک قہر برساتی نظر ڈال کر کلب سے باہر نکلا۔۔۔

اسنے باہر آکر دیکھا پر مارک اسے کہیں نہیں دیکھا۔۔پر اسے بھیڑیے کی بو سے ہی پتا لگ گیا کہ مارک یہی کہیں ہے۔۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگا اسے کسی بھی طرح مشا کے وجود کو کہیں کرنا ہوگا اور جلد ہی زونی کا بھی قصہ ختم کرنا ہوگا۔۔۔مارک کے اس تک پہنچنے سے پہلے۔۔

وہ کلب کی بیک سائیڈ پہ آیا۔۔۔پر وہاں پر آکر اسے جھٹکا لگا۔۔

مارک اسکے خون میں لت پت مردہ وجود کو سینے سے لگائے بے بسی سے رو رہا تھا۔۔سامنے کھڑے ویکس کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی پھر سب اسے سمجھ آیا۔۔۔

تم جانتے تھے میں زونی سے محبت کرتا ہوں پھر بھی تمنے اس اپنا شکار بنایا۔۔وہ غم وغصے سے غرایا۔۔

پہلے تو ویکس اسکی حالت دیکھ کر ششدر رہ گیا پر پھر جب مشا کے مردہ وجود کو دیکھا تو سمجھا۔۔۔اسکے سنہری بال اور ریڈ کلر کا ڈریس دونوں کو ریڈ کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔۔وہ اسے زونی سمجھ رہا تھا اور اسی بات کا ویکس کے شاطر دماغ نے فائدہ اٹھایا۔۔۔

شاید تم بھی جانتے ہو یہ زونی کارتھن ہے ہماری دشمن کی بیٹی۔۔اسے اس معصوم کو نوچنے پر کوئی افسوس نہیں تھا۔۔

وہ تو اپنے بھائی پر حیران تھا خود ایک بھیڑیا ہو کہ انسان کے لیے رو رہا تھا۔۔ جس پر اسکے اندر آگ لگ گئی۔۔

پر وہ کیا جانے دل جانور کے پاس بھی ہوتا ہے۔۔وہ تو ایک بھیڑیا تھا انسان اور دوسرے جانورو کو نوچنے والا وہ کیا جانے یہ آنسو کیو بہہ رہے ہیں۔۔۔

تم رو کیو رہے ہو مارک کیا تم نہیں جاتے آج یا کل اسکا یہ حال ہونا تھا پھر یہ آنسو کیو۔۔۔وہ غصے غرایا۔۔۔

کیونکہ تمنے مارک کی زندگی ختم کی ہے۔۔اسکا عشق مارا ہے۔۔۔اسکی ڈھار پر ویکس کا ایک سرد قہقہہ لگا۔۔جو اس خوفناک ماحول کو مزید خوفناک بنا رہا تھا۔۔۔

تم ایک بھیڑیے ہو جو صرف انسانوں کو نوچنا اور چیر پھار کرنا جانتا ہے نا کہ انسے محبت عشق کرنا۔۔۔ہاہاہاہا۔۔

اسنے مارک کو اسکی حقیقت دیکھائی جو ایک کڑوا سچ تھا ہاں وہ ایک بھیڑیا تھا جانور تھا پر وہ ویکس کی طرح انسانوں کو نوچتا نہیں تھا انکو چیر پھار کے نہیں کھاتا تھا۔۔۔

آج تم ویکس مجھ پر ہنس رہے ہو بہت جلد تمہارے اندر پتھر کی دھڑکن میں سنو گا۔۔مارک کا دل اندر پھٹ رہا تھا وہ ٹوٹ گیا تھا اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھو۔۔۔

اسنے ویکس کو کہا جو ویکس کو ایک بد دعا لگی جس پر وہ دھنگ رہ گیا۔

اسنے ایک دکھ بھری نظر ویکس پر ڈالی جو ساکت کھڑا تھا۔۔

ویکس تم میرے دل کے بہت قریب ہو ماں باپ کے بعد مینے تمہیں ہی سب کچھ سمجھا ہے پر پتا نہیں کیو آج تم سے دور جانے کو کہہ رہا ہے۔۔پر یہ مت سمجھنا کہ میرا دل تم سے جدا ہو گا۔جب بھی ویکس پر کوئی مصیبت آئے گی۔۔مارک کو ہمیشہ ویکس کے ساتھ پاؤ گے۔۔مارک کی گرے آنکھوں میں خون کے آنسوں بہنے لگے۔۔

وہ چپ چاپ ساکت اسکی سنتا رہا۔۔اندر طوفان اٹھ رہا تھا۔جس میں سے حیوان کا سر اٹھا۔۔

مارک نے ایک الوداعی نظر ویکس پر ڈالی جس کی نیلی آنکھیں لال ہونے لگی۔۔۔اور پھر اپنے بھیڑیے روپ میں آیا اور

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

مشا کے مردہ وجود (یہ کیسی محبت تھی جو اپنے محبوب کو نہیں پہچان پا رہی تھی) کو اٹھا کر اندھیرے کی طرف غائب ہوتا گیا۔۔۔

یہ منظر زونی کی نظروں سے محفوظ نہیں رہ سکا۔۔

کہیں وہ مجھے اکیلے تو نہیں چھوڑ کے گئی یہاں۔۔وہ پریشانی سے خود سے کہتی کلب سے باہر آئی۔۔گاڑی بھی یہی موجود ہے۔۔آخر گئی کہاں۔۔مارک کو بھی میسج کیا وہ بھی نہیں آیا ابھی تک او۔۔گوڈ میں کہاں پھس گئی۔۔اسکی سنہری آنکھوں سے ایک آنسو جا کر زمین پر گرا۔۔۔

وہ سرخ روشنی میں ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ کہیں پیچھے تو نہیں۔۔ نہیں وہا کیا کرے گی۔اتنی خوفناک جگہ پر مرنے کے لیے ہی پیچھے جائے گی۔۔اسنے خود سے سوال کیا پھر خود ہی جواب دیتی۔۔اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتی پیچھے کی جانب قدم اٹھائے۔۔۔اب ڈھونڈنا تو تھا ہی۔۔۔

صرف آج مل جا مشا آئندہ میں قسم کھاتی ہوں تیرے ساتھ میری جوتی بھی نہیں آئے گی۔۔

ابھی وہ تھوڑا آگے آئی ہی تھی جب اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔

کہیں مشا تو نہیں۔۔ نہیں جانور بھی ہو سکتا ہے پہلے چھپ کر دیکھتی ہوں۔۔۔وہ اپنے دل میں سوچتی دیوار سے تھوڑا منہ آگے کرتی دیکھنے لگی۔۔۔پر اسکا تھوڑا دیکھنا اسکا جسم سن کر گیا۔آنکھیں پھٹ گئی وہ وہیں دیوار کا سہارا لے کے بیٹھنے لگی۔۔

م۔۔ا۔۔۔ر۔۔ک۔۔بھ۔۔یڑ۔۔یا ہے وہ۔۔۔۔وہ مم۔۔مشا۔۔۔۔ نہیں مارک اسے کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔

مجھے اسے بچانا ہو گا۔۔۔۔۔اسنے خود سے کہا۔۔۔

پر میں اسے بچاؤں کیسے۔۔وہ تو اسے ختم کر چکا ہے۔۔۔۔وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔پورا جسم ٹھر ٹھر کانپ رہا تھا۔۔۔آنکھوں سے سمندر بہنے لگا۔

پسینے میں پوری بھیگ چکی تھی۔۔کیا مینے مشا کو مروایا ہے۔۔اسنے ڈرتے ڈرتے خود سے سوال کیا۔۔اسنے مجھ سے

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

موبائل چھینا بھی تھا۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔مشا مجھے معاف کر دو۔۔۔

اچانک وہ اچھل کر دور جا گری۔۔قریب سے ہی ایک زوردار خوفناک بھیڑیے کی دھاڑ سنی۔۔۔

وہ آگیا مجھے بھاگنا ہو گا یہاں سے نہیں تو وہ میرا بھی یہی حال کرے گا۔۔وہ گرتی پڑتی خود کو گھسیٹتی گاڑی تک لائی کیونکہ ٹانگوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا کپکپاہٹ سے۔

گاڑی سٹارٹ کرتی وہ تیزی سے روتے ہوئے بھاگی ابھی تھوڑی آگے آئی ہی تھی جب پیچھے سے لوگوں کی چیخ پکار سننے میں آئی۔۔اسکے ہاتھ اور جسم کانپ رہا تھا۔۔۔

اپنے ماں باپ کو یاد کرتی گاڑی کو اور تیز بھگا رہی تھی۔۔

جب اچانک کار کے اور کوئی جھپٹا۔اسکے منہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی۔۔۔

ویکس اسکی کار کے اوپر تھا۔اور اسنے اپنا بڑا سا پنجا اندر ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی جب ایک چیخ سے اسکے خون سے بھرے لمبے کالے ناخون باہر آئے۔اور گاڑی کو جھٹکا لگا جس سے وہ اپنا بیلنس برابر نا رکھ پایا اور دھرام سے کار سے نیچے گرا۔۔

جب تک وہ سنبھلتا کار جہاز کی تیزی سے بھاگتی اس سے دور ہوتی چلی گئی۔۔۔

پیچھے وہ چیختا دھاڑتا رہ گیا۔

اور پھر واپس کلب کی طرف گیا دوسرے معصوموں کی طرف۔جو بھاگ سکے بھاگ گئے باقی جو فل نشے میں تھے انکا خون اور گوشت کے لوتھڑے یہاں وہاں پڑے تھے۔

❄❄❄❄

وہ اپنے رخسار اور گلے سے بہتے خون کی پرواہ کیے بغیر تیزی سے کار بھگاتی گئی۔

اور شہر میں داخل ہوئی تو اسنے اپنی بند ہوتی سے دیکھا کہ اسکی گاڑی کسی دوسری سے ٹکرا گئی پھر وہ اپنے ہوش وحواس سے بیگانا ہو گئی۔

❄❄❄❄

دی ویکس وُلف

آج یونی نہیں آئی۔لیزی اسکے ساتھ کیفے میں بیٹھی اس سے پوچھا۔

دل نہیں کر رہا تھا۔زشیہ نے اداسی سے جواب دیا۔جس پر لیزی نے منہ بنایا۔

تم بہت بور ہو زونی۔زشیہ کا چہرا غصے سے سرخ ہو گیا اور سنہری آنکھوں میں کرب پھیل گیا تھا۔۔

ایم سوری زشیہ۔لیزی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو جلدی سوری کہا۔

پھر کچھ سوچ کر بولی۔

زی کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ تم اس نام سے غصہ کیو ہوتی ہو آخر ایسی کیا وجہ۔۔

شپ اپ لیزی مینے تمسے کہا تھا مجھ سے یہ سوال کبھی مت پوچنا۔۔وہ ایک دم چیخی۔آسپاس کے لوگ اسے دیکھنے لگے اور کسی کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔

آخر وہ اسے کیا بتاتی کہ جسنے پیار سے یہ نام رکھا تھا اب اس سے نفرت نے اسے یہ نام چھیننے پر مجبور کیا تھا۔

آج اس حادثے کو پانچ ماہ ہو گئے تھے۔

اسکے ماں باپ اسے اس شہر سے ہی دور لے آئے تھے۔

وہ ہر چیز وہیں چھوڑ آئی تھی۔سوائے اسکے رخسار کے نیچے سے شروع ہوتے گردن سے نیچے تک آتے بھیڑیے کے ناخون کے نشان۔جو اسے مارک سے بے انتہائی سے زیادہ نفرت کرنے پر مجبور کرتے تھے

ابھی بھی رات کو کبھی کبھی وہ منظر آنکھوں کے سامنے آتا تو چیخیں چلاتی اٹھ جاتی تھی۔۔

پھر گھنٹو مسز کارتھن اسکے ساتھ رہتی جب تک وہ سو نا جاتی۔۔

کہاں کھو گئی۔۔لیزی نے اسے اپنے ہاتھوں کو گھورتے دیکھا تو پوچھا۔۔

کہیں نہیں۔۔

یار کیسی زندگی گذار رہی ہو میں تو کہتی ہوں ہمارہ سیکنڈ ہیرو "ویلنس" تمہاری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے تو تھام لو۔۔انجوئے کرو زندگی کو کیسی بور زندگی ہے یہ۔۔

میری زندگی میں اور بھی بہت کچھ ہے کرنے کو ویلنس سے دوستی کرنے کے علاوہ۔

ویلنس کے نام پے ہی وہ چڑ گئی تھی۔۔یونی کے فرسٹ دن سے ویلنس اسکے پیچھے پڑا تھا۔۔اپنی کالی چھوٹی آنکھوں سے جب اسکا پوسٹ مارٹم کرتا جس پر وہ لال پیلی ہو جاتی تھی۔۔وہ ایک خوبصورت لڑکا تھا۔کافی لڑکیاں اس پر مرتیں تھی۔

پر ان چار ماہ میں اسکی ویلیو کم ہو گئی تھی اور وہ سیکنڈ پوزیشن میں آگیا تھا۔

اب لڑکیوں کا کرش "ویکس" بن گیا تھا۔۔

زشیہ نے تو اسے نہیں دیکھا تھا پر اسکا ہر جگہ چرچہ وہ سنتی تھی۔۔

یہ بھی سننے میں آیا تھا وہ کافی مغرور اور کھڑوس ٹائپ بندہ ہے۔۔اور ویلنس سے اسکی نہیں بنتی۔۔

پلیز لیزی میرے سامنے اسکاذکر نا کیا کرو۔۔زشیہ کے چڑ کر کہنے پر لیزی ہنسنے لگی۔

اومائے گوڈ۔۔پھر لیزی اچانک چیخی۔۔ جس پے وہ گھبرا گئی۔۔

کیا ہوا۔۔زی اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھا اور اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

یار مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔وہ آنکھیں پھاڑ کر بے یقینی سے کہنے لگی۔۔

کس بات پر۔۔اسنے دانت پیس کر پوچھا۔۔مطلب بات پر یقین نا ہونے پر اتنا چیخی تھی۔۔

یار وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔۔وہ خوشی سے کہنے لگی۔

کون دیکھ رہا جس پر مرنے جیسی ہو گئی ہو۔۔

اپنے داہیں طرف دیکھو۔۔لیزی نے آنکھوں کے اشارے سے اسے داہیں طرف دیکھنے کو کہا۔۔ جس پر وہ بیزاریت سے دیکھنے لگی۔۔

اسکی سنہری آنکھیں جیسے نیلی آنکھوں سے ٹکرائی زشیہ کے بدن میں سر سراہٹ پھیل گئی۔۔اسکا دل نیلی آنکھوں سے دھڑک اٹھا۔۔وہ پوری توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا زشیہ کو گھبراہٹ ہونے لگی۔۔

کک۔۔کون ہے لیز۔۔ی۔۔۔اسکے منہ سے الفاظ اٹک کر نکلے۔۔

ویکس۔۔لیزی ابھی اسے ہی دیکھ رہی تھی تبھی اسکا حال نہیں دیکھ پائی۔۔

کالے بال نیلی آنکھیں سفید رنگت مغرور کھڑی ناک سرخ ہونٹ۔وہ واقعی ایسا تھا جس پر لڑکیاں ویلنس تو کیا کسی کو بھی نظرانداز کر تیں۔۔

وہ اٹھ کر جانے لگی۔۔

کہاں۔۔لیزی نے پوچھا تو اسنے اپنے ماتھے پر اسکاف سے پسینہ صاف کیا اور سرخ ہونٹوں پر زبان پھیر کر اسے دیکھنے لگی۔۔یار مجھے کچھ کام ہے بہت امپورٹنٹ ہے۔

اسنے جلدی کہا اور تیزی سے کیفے سے باہر نکل سانس لینے لگی۔۔لیزی ابھی اندر رہی تھی یا شاید جینی کے ساتھ ہو گئی تھی باتوں میں مصروف یا اس لڑکے کو ہی دیکھ رہی ہو گی۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو ان نشانوں کے ساتھ۔۔بہت قریب کان میں سرگوشی ہوئی۔اور ایک انگلی نے اسکے نیلے نشانوں کو چھوا۔

وہ کرنٹ کھا کر دوڑ ہٹی اور مڑی تو وہی تھا۔ویکس۔اپنی دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

وہ گھبرا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

مینے سنا ہے میں بہت خوبصورت ہوں تو سوچا کیوں نا اپنے لیے ایک خوبصورت لڑکی چنو تو اب وہ تم ہو۔

اس لیے تمہیں اب صرف ویکس کو سوچنا پڑے گا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ کہتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔اور وہ پیچھے کی جانب ہٹ رہی تھی بنا دیکھے کہ کتنی گاڑیاں گذر رہی تھی اگر ایک کے بھی آگے آجاتی تو کچل جاتی۔۔

گاڑیوں اور اس میں صرف کچھ ہی فاصلا تھا جب ویکس نے اچانک اسے بازو سے اپنی طرف کھینچا۔۔جس سے وہ چیختی سیدہ اسکے چوڑے سینے سے لگی۔

وہ خوف سے آنکھیں میچے اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

جب کچھ سیٹیوں کی آواز اسکے کانوں پر پڑی۔۔

اسنے آنکھیں کھولی تو خود کو ویکس کے حصار میں پایا۔

کچھ لڑکیاں اور کڑ کے مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

خوف اور ایک انجانے شخص کے ساتھ لگی وہ شرم سے پانی ہونے لگی۔

وہ اس سے دوڑ ہونے لگی پر ویکس نے ایسا نہیں ہونے دیا۔۔

اسنے بے یقینی سے اس انجان لڑکے کو دیکھا۔ جو آس پاس کی پروہ کیے بغیر اسے سینے سے لگائے دیکھ رہا تھا۔

زشیہ کا دل بلند آواز میں دھڑکنے لگا۔

جسے سن کر ویکس مسکرانے لگا۔

چھوڑو مجھے۔ وہ خود کو اس سے الگ کرنے لگی۔

اگر نا چھوڑوں تو۔۔ وہ اس پر تھوڑا جھک کر کہنے لگا۔۔

جس پر زشیہ نے اپنی پوری طاقت سے اسے دھکا دے کر خود سے الگ کیا اور وہاں سے بھاگ گئی۔

پیچھے ویکس کا ایک جاندار قہقہہ سننے میں آیا۔

اب مزہ آئے گا دونو سے۔ زونی اور ویلنس۔

اسنے اپنے بالو میں ہاتھ پھیرا اور اسے دوڑ ہوتے دیکھتا رہا۔

وہ ابھی بھی زشیہ کی دھڑکن کو خود میں محسوس کر رہا تھا۔

زشیہ بیڈ پر خاموش بیٹھی تھی۔۔ جب مسز کارتھن روم میں آئی۔۔

کیا ہوا ہے زی۔۔ اسنے پاس بیٹھ کر اسکا سر اپنے گود میں رکھا۔۔

کچھ نہیں موم۔۔ اسنے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔

تو بیٹا اتنی خاموش اداس کیو ہو جب سے آئی ہو۔۔ شاید وہ کل اسکی گھبراہٹ اور خوف دیکھ چکی تھی۔۔

نہیں موم اسی بات نہیں ہے۔ بس دل بہت اداس ہے ڈیڈ کے لیے۔۔ اسنے اپنے ماتھے پے پسینہ صاف کر کے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ اسکی طرف سے کوئی بات نہیں ہے۔۔

اب اپنی موم کو کیا بتاتی کل کے انجان شخص کی حرکت کا۔۔ جسنے اسے پھر سے خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔۔
اسکی باتوں میں عجیب ضد تھی۔اور ایسا لگتا تھا جیسے کہیں سنی ہوئی آواز۔۔ جانا پہچانا احساس تھا۔۔
تو بیٹا بہت دیر ہو گئی ہے یونی کے لیے نہیں جانا کیا۔۔ ابھی تک اسے ہی بیٹھی ہو۔۔ مسز کار تھن اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی پوچھا۔۔
وہ اس حادثے کے بعد بہت ڈری سہمی رہنے لگی تھی۔۔ پھر کافی محنت کے بعد پھر اس میں تبدیلی آئی جس سے وہ دونوں بہت خوش تھے۔۔
پر کل پھر اسکے چہرے پر خوف محسوس کیا تھا۔۔اور آج پوچھنے پر وہ بات بدلا گئی تھی شاید وہ بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔اسلیے اسنے زیادہ پوچھنا مناسب نہیں لگا۔۔اگر کوئی بات ہوتی تھی تو خود بتا دیتی تھی۔۔
نہیں موم دل نہیں کر رہا جانے کو۔۔
زی بیٹا اگر ایسے کرتی رہو گی تو کیسے چلے گا۔۔اٹھو ریڈی ہو جاؤ۔۔
بٹ موم۔۔اسکا ذرا ابھی دل نہیں تھا جانے کو۔۔
نوزی میں کچھ نہیں سنو گی۔۔ تمہارے ڈیڈ بھی کہہ رہے ہیں جاؤ۔۔ مسز کار تھن کہہ کر چلی گئی مطلب اب کچھ نہیں سننا تھا۔۔
وہ بھی بے دلی سے اٹھی پھر کچھ دیر میں ریڈی ہو کے نیچے آئی۔۔

♥♥♥♥

وہ یونی آئی تو سب اسے بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔
اسکا ہاتھ خود بخود اپنے نشانوں کی طرف گیا پر وہ تو اسکاف سے چھپے تھے۔۔ پھر یہ کیوں مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں۔۔
پر کچھ محسوس کرنے پر پتا لگا انکی نظروں میں حسد نفرت تھا اپنے لیے وہ الجھ گئی۔۔
وہ نظرانداز کرتی آگے بڑھنے لگی۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ویلنس کے پرپوزل پر تو بڑے نخرے کر رہی تھی۔ پھر یہ کیسے آکسیپٹ کر لیا۔۔لیزی کی طنز بھری آواز اسکے میں پڑی۔۔وہ ٹھٹھک کر رکی۔ پھر مڑ کر لیزی کو دیکھا جو طنزیا مسکرا رہی تھی۔

کیا مطلب کیا آکسیپٹ کر لیا ہے۔وہ تھوڑے غصے اور نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔

اب زیادہ بنو مت۔ کل ہی دیکھا اور کل ہی پٹا لیا مجھے کیا پتا تھا اتنی معصوم دیکھنے والی اتنی تیز ہو گی۔ شاید یونی میں پھیلنے والی بات لیزی سے بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

اسکی بات پر زشیہ کا چہرا غصے سے سرخ ہو گیا۔۔

کیا بکواس ہے لیزی کس کو پھنسایا ہے مینے۔۔اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی بات کسی لڑکے کی ہے۔

چلاؤ نہیں زی چلانے سے اپنے کارنامے چھپ نہیں جاتے۔

کیا تمنے کل ویکس کا پرپوزل آکسیپٹ نہیں کیا تھا اور کل کیفے کے باہر اسکی بانہوں میں نہیں تھی۔اسکی جھوٹ پر وہ ڈھنگ رہ گئی۔

بنالوں کسی کے ساتھ اپنا وقت boyfriend تو تمہیں کیا تکلیف ہو رہی ہے تم تو یہی چاہتی تھی کہ میں کسی کو اپنا گذاروں۔ تو اب جب مینے ویکس کو ہاں کی ہے تو تمہیں کیو اب میری معصومیت چالاکی لگ رہی ہے۔وہ ایسا کہنا تو نہیں چاہتی تھی پر لیزی کا غصہ اور طنز پر بغیر سمجھے غصے سے کہہ کر چلی گئی۔

پیچھے لیزی غصے اور ویلنس کے خوف سے اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرنے لگی۔

اسے کیا پتا تھا اسکی محنت الٹا رنگ لائے گی۔

♥♥♥♥

ویلنس اپنی لال آنکھیں لیے زشیہ کے ہی انتظار میں کھڑا تھا۔اسکے پاس وقت کم تھا اور بیچ میں ویکس کا آنا اسکی ساری محنت خراب ہو گئی تھی۔

اسے کلاس سے باہر نکلتا دیکھ غصے سے اسکی جانب بڑھا۔پر یہ دیکھ کر اسکا اور بھی برا حال ہو گیا۔

ویکس اس سے پہلے ہی زشیہ کو بازو سے پکڑ کر لے جانے لگا۔

ویلنس مزید غیض وغضب میں آگیا وہ اس سے زشیہ کو چھیننا چاہتا تھا۔ پر ایسا کر نہ سکا کیونکہ اسکے آنکھ اور منہ ناک سے کالا خون بہنے لگا جس کی وجہ سے وہ یونی سے کسی طوفان کی طرح غائب ہو گیا

چھوڑو مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔زشیہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی غصے سے آہستہ آواز میں بولی۔۔۔اگر تیز بولتی تو اسکا تماشہ لگ جاتا۔۔

ویکس اسکی بات پر دھیان دیئے بغیر اوپر خالی کلاسوں کی طرف لے آیا۔۔یہ دیکھ زشیہ کی جان منہ میں آگئی۔۔

چھوڑو مجھے ورنہ میں پرنسپل کو تمہ۔۔۔۔

وہ چلا کر کہہ ہی رہی تھی جب ویکس نے قطار میں بنی اوپر خالی کلاسوں میں سب سے آخری کلاس جو کونے میں ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔اس میں آکر دروازہ بند کر دیا اور اسے دروازے سے لگا کر اسکے دونوں ہاتھوں کو دروازے سے لگائے اپنے ہاتھ میں قید کر دیئے۔۔اور اس سب میں اسے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا۔

کلاس میں اتنا اندھیرا تھا کہ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بھی دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی پھر بھی کچھ نہیں نظر آ رہا تھا۔ صرف ویکس کی گرم سانسوں کے علاوہ۔۔

وہ خوف سے رونے لگی۔۔

ہاں اب بتاؤ کیا کہو گی پرنسپل سے یہی کہ ویکس مجھے ایک خالی کلاس میں لیکے گیا اور۔۔۔۔۔۔(وہ اسکے بہت قریب ہوا بولتے اسکے ہونٹ زشیہ کی گردن سے ٹچ ہو رہے تھے)۔۔ہم اتنا قریب تھے کہ۔۔۔

آگے تم مجھے محسوس کر رہی ہو کہ میں تمہارے کتنا قریب ہوں تو بتا دینا۔۔کہنے کے ساتھ اسکا ہلکا قہقہہ لگا۔۔

پل۔ی۔۔زج۔۔جانے دو۔۔۔وہ ڈر سے اٹک اٹک کر الفاظ ادا کر رہی تھی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔۔۔کبھی بھی کوئی اسکے اتنا قریب نہیں آیا تھا۔۔جس سے اسکی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں۔۔

ویسے ہی وہ لڑکوں سے دور رہتی تھی۔۔اسکی دوستی صرف دو سے تھی۔۔ایک مارک اور دوسرا۔۔۔۔۔اسکے بارے میں سوچتے اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔اور مارک کے بارے میں سوچ آتے ہی دماغ میں طوفان چلنے لگا۔۔وہ اس

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سے انتہائی نفرت کرنے لگی تھی۔۔اگر محبت ہوتی تو محبوب قہری بھی ہوتا تو بھی منہ نا موڑتی۔پر یہاں تو صرف وقتی جذبہ تھا جسے وہ محبت کا نام دے بیٹھی۔۔

وہ ہمت کرکے اس سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔اسکی خوائش نکلی کہ وہ اس وقت اس اچانک نازل ہوتی مصیبت سے اتنا دور ہو جائے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلا ہے۔۔

پر وہ ویکس تھا۔۔اسکی ہر بات کو سننے والا اسنے اپنا پورا وزن اس نازک پر ڈال دیا اور اسکی کوششوں کو ناکام کرکے اپنے دہکتے ہونٹوں سے اسکے نشانوں کو چھونے لگا۔۔زشیہ کی سانسیں بند ہو گئی۔۔الفاظ جیسے گھم ہو گئے۔جسم میں چونٹیاں رینگنے لگی۔

منہ سے بے اختیار سسکی نکلی۔۔وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔کیسی سزائیں مل رہی تھی اسکو۔۔

مجھے اپنی چیزیں چھیننی بھی آتیں ہیں اور انہیں سزا دینا بھی۔۔اسکی سرگوشی کانوں میں پڑی۔۔

اور دوسری بات ویلنس سے اتنا دور رہو گی جتنا اس ٹائم مجھ سے ہونے کی خوائش کر رہی ہو۔۔جو ناکام ہے۔۔اور مجھ سے ڈرومت یہ تو صرف شرعات ہے۔ابھی تمنے ویکس کو دیکھا ہی کہاں ہے یہ تو صرف ویلنس سے دور کرنے کے لیے اور تمہیں احساس دلانے کے لیے تھا کہ ویکس ابھی ہے۔۔۔۔۔

وہ بولتا اپنی انگلی سے اسکے کانپتے سرخ ہونٹوں کو چھونے لگا۔۔وہ اندھیرے میں بھی صاف اجالوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔ اسکی پسینے اور آنسوں میں بھیگی حالت کو بھی۔۔۔اسکے ہونٹ خوبخود مسکرانے لگے اسکی حالت پر۔۔۔۔

وہ اس سے تھوڑا دور ہٹا اور اپنے ہاتھ کے قید سے اسکے ہاتھ آزاد کیے تو زشیہ کو جیسے زندگی کی ایک کرن نظر آئی۔

وہ اپنے درد کرتے بازوں کی پرواکیے بغیر جلد جلد کانپتے دروزہ کھولنے لگی۔۔

جب کھلا تو ایک سانس کے ساتھ وہ باہر بھاگنے لگی۔۔پر ویکس نے اسے ڈرانے کے لیے اسکے پنک اسکاف جو کندھوں پر تھا پکڑ لیا۔۔

زشیہ کی تو جیسے روح کسی نے کھینچ لی ہو۔وہ ایک دم بند سانس سے رکی پھر سر نیچے کرکے اپنے اسکارف کو دیکھا۔ایک

جھٹکے سے کھینچ کر خود سے الگ کیا اور ریل گاڑی کی طرح بھاگی۔۔

ویکس تو اسکی حالت پے مزا لیتے قہقہہ لگا اٹھا۔۔

♥♥♥♥

وہ اپنے گھر میں دروزہ بند کر کے اسکے ساتھ لگی سر گھٹنو میں دئے بیٹھی تھی۔اور مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔مسز کارتھن گھر میں نہیں تھی اگر اسکی حالت دیکھتی تو وہ خود سخت پریشان ہو جاتی۔

کون ہو تم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا کیا بگاڑا ہے مینے تمہارہ کیوں ہر کوئی تکلیف دیتا ہے مجھے۔۔وہ سسکتی روتی خود سے بول رہی تھی۔۔کاش وہ آج جاتی نہیں یونی۔۔ہر کسی کے قید میں جکڑ رہی تھی۔کون بچائے گا اسے۔۔

♥♥♥♥

رات کی سیاہی سنسان گھنے جنگل میں وہ اسکے سامنے ٹھر ٹھر کانپ رہی تھی۔۔

پ۔۔لیز ووو۔۔ویلنس مجھے تھوڑا وقت دو میں کسی دوسرے راستے سے زشیہ کو تمہاری طرف لاؤں گی۔لیزی اسکے سامنے گڑگڑاتی التجا کر رہی تھی۔

ویلنس کے دو بڑے دانت تھے جن سے خون ٹپک رہا تھا۔میدے جیسی رنگت پر جگہ جگہ چیر تھے جن سے خون بہہ رہا تھا لال آنکھیں اور سینے میں لگا خنجر۔۔وہ ایک بڑی عمر کا ویمپائر تھا۔

اسکے پاس وقت کم تھا موت لمحہ لمحہ قریب آرہی تھی جو اسے پاگل بنا رہی تھی۔

وہ ایک پل میں اسکے پیچھے آیا اور اپنے کالے بڑے ناخوں والے ہاتھ سے اسکے بالوں کو جکڑ کر اسکے سر کو پیچھے جھٹکا دیا ایک چیخ سے سر پیچھے کو ہوا۔۔

اگر وہ تھوڑا زور دیتا تو اسکا سر تن سے الگ ہو جاتا۔۔

اور کتنا وقت دوں تم میری حالت نہیں دیکھ رہی مجھے جلدی اسکا خون چاہیے۔۔وہ اسکے کان کے قریب دھاڑا۔

ممیں کوشش کر رہی تھی پر بیچ میں وہ ویکس آگیا۔مجھے صرف ایک بار موقعہ دو میں خود زشیہ کو تمہارے پاس لاؤں گی۔۔۔اسنے ڈرتے روتے کانپتے ایک موقعہ مانگا۔اور ویلنس کے پاس اسے ایک موقعہ دینے کے علاوہ کوئی چارہ بھی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نہیں تھا۔۔

ایک جھٹکے سے اسے دور پھیکا وہ سیدہ منہ کے بل زمین پر گری جس سے اسکے ہاتھ کی ہتھیلیوں میں کانٹے چب گئے۔

آہہہ۔۔وہ درد سے کراہ اٹھی۔

صرف ایک موقعہ اگر اس بار کچھ نا کر سکی تو میں وہ حال تمہارہ کروں گا جو اسکا کرنا چاہتا ہوں۔۔اسکی دھمکی پر وہ سر سے پیر تک لرز اٹھی۔

نن۔۔ نہیں میں لاؤ نگی۔

رات کا وقت تھا باہر سیاہی اپنی چادر پھیلا چکی تھی۔۔وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔

اس شہر میں تو وہ اپنے کام سے آیا تھا پر شاید قسمت بھی ان دونوں کو پھر سے ملانا چاہتی تھی۔۔اس لیے اسے زشیہ مل گئ اپنے نام کے ساتھ۔۔

پہلے تو اسکا دل کیا وہ اسے لے جاکر سب کچھ سنے اسکے منہ سے پر اسکی اسکے باپ کی ایسی حالت کرے کہ اپنے پیدہ ہونے پر بھی افسوس ہو۔۔پر پھر جب اسکے چہرے کے سامنے ایک معصوم سنہری آنکھوں والی چھوٹی بچی کا چہرہ لہرایا تو اسکے دل میں ایک ٹیس اٹھی۔۔۔

اسکے دل نے فورن گواہی دی کہ اسکی زشیہ یا انکل کارتھن ایسا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

جہاں مارک کے اتنے بڑے جال میں پھنس کر اسنے اپنے اتنے سال اس سے نفرت کرتے گذارے اب وہ ایسی کوئی بیوقوفی نہیں کرے گا۔۔۔

اسنے زشیہ کو اتنی بڑی سزا اس لیے دی تھی کیوں کے اسنے مارک کو اپنے دل میں جگہ دینے کی کوشش کی تھی۔ جو صرف ویکس کی تھی اسکے ویکس کی۔۔

آج وہ صرف اسے ویلنس سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔پر پتا نہیں کیو دل اسکے قریب ہونے لگا۔۔اور ویکس نے اپنے آگے کسی کی سنی کہاں ہے جواب سنتا اسکی۔۔

وہ بہت خوش تھا آخر اسکی زی اسے مل ہی گئی تھی۔۔

اسکے خوبصورت چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھری۔۔

اسنے ایک گہرہ سانس لیا اس سانسوں میں زشیہ کی خوشبو بھی تھی۔۔۔

وہ حیران ہو کر اٹھ بیٹھا۔۔

یہاں وہ کہاں ہو گی۔۔اسنے سوچا پھر کچھ یاد آنے پر مسکرا کر اپنے ساتھ بیڈ پر پڑے اسکے اسکارف کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔۔اپنے دل میں ابھرنے والی خواہش پوری کرنے لگا۔۔اسنے اسکارف بیڈ پر اپنے سامنے بیچھایا اور آنکھیں بند کر کہ کچھ پڑھنے لگا۔۔ جس سے اسکارف ہوا میں اٹھا اور اس پر لپٹ گیا۔۔

❤❤❤❤

وہ سمجھتا کیا ہے خود کو کوئی اتنی گھٹیا حرکت کرتا ہے کسی لڑکی کے ساتھ۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی جب کچھ سنبھل گئ تھی تو اب مسلسل یاد کر کے کڑ رہی تھی۔۔اسنے اپنی کلائی کو دیکھا جہاں اسکے مضبوط انگلیوں کے سرخ نشان تھے۔۔

اسنے تو حد کر دی ہے بد تمیزی کی اب اگر وہ میرے تھوڑا بھی قریب آیا میں اسکا دیواروں سے سر پھار دونگی۔۔اسکا ہاتھ خود بخود اپنے نشانوں اور گردن پر گیا۔۔ جس پر وہ لال ٹماٹر ہو گئی۔

افففف۔۔۔کتنا بد تمیز انسان تھا۔۔۔وہ اسکے لمس کو محسوس کرتی جل کر کہنے لگی۔۔۔

میں کیوں اسے بار بار یاد کر رہی ہوں۔۔وہ جھنجھلا گئی۔۔پر جب دماغ میں کچھ آ جائے تو اتنا آسان نہیں ہوتا اس سے پیچھا چھڑوانا۔۔اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر گیا جس پر وہ شرما کر چہرہ تکیے میں چھپا گئی۔۔

اسکا دل اپنے مقام پر پہنچ کر میٹھے ساز میں دھڑک رہا تھا۔۔چہرے پر مسکان پھیلنے لگی۔۔

پر اچانک سب کچھ بدل گیا۔چہرے پر مسکان کی جگہ غم نے لے لی تھی۔آنکھوں کے سامنے سنہری آنکھیں لہرانے لگی۔۔منہ سے ایک سسکی نکلی۔۔اپنے بچپن کے ساتھی کو یاد کر کے۔۔ویکس کاش تم زندہ ہوتے میرے ساتھ ہوتے۔۔

ابھی وہ انہیں سوچوں میں تھی جب اسکا موبائل بجا۔۔اسنے چہرہ صاف کر کے موبائل دیکھا تو لیزی کا نام جگمگا رہا تھا۔۔

اسکی صبح کی باتیں یاد کرکے اسکے چہرے پر ناگواری پھیلی۔۔

اسے مسلسل بجتا دیکھ کر اوکے کر کے کان سے لگایا پر بولی کچھ نہیں۔۔

زشیہ پلیز مجھے معاف کردو۔لیزی کی شرمندہ آواز آئی۔۔زی پھر بھی کچھ نا بولی۔۔

زی پلیز میں بہت شرمندہ ہوں مینے بہت غلط کہا تم سے تمہیں ہرٹ کیا۔۔مجھے تمہاری پرسنل لائف میں یوں نہیں آنا چاہیے تھا پلیز زی مجھے سکون نہیں مل رہا تمہیں ہرٹ کرکے۔۔کہنے کے ساتھ وہ روپڑی جس پر زشیہ گھبرا گئی۔

لیزی تم رو تو نا میں تم سے ناراض نہیں ہوں ہاں وقتی غصہ تھا پر اب تو وہ بھی بلکل نہیں ہے۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو نا زی۔۔اسنے تصدیق چاہی۔۔

ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔زی ہمیشہ کی بیوقوف پہلے مشا کے جال میں پھنس گئی پھر اب لیزی کے۔۔

تو کیا میں اپنے فارم ہاؤس پر پارٹی دونگی تم آؤ گی۔۔لیزی اپنے مقصد کے طرف آئی۔۔

لیزی یار میں وہاں نہیں آسکوں گی وہ بہت دور ہے۔۔زشیہ پریشان ہو گئی۔۔

مجھے پتا تھا تمنے مجھے اپنے دل سے معاف نہیں اگر کیا ہوتا تو ضرور آتی۔۔

نہیں لیزی ایسی بات نہیں ہے۔۔

تو کیسی بات ہے زی انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔۔وہ پھر رونے کا ناٹک کرنے لگی۔۔۔۔۔

اچھا تم پھر سے نہ رو میں آنے کی کوشش کروں گی۔اسنے جلدی سے کہا۔۔۔جس پر لیزی خوش ہو گئی۔۔

تھینکس سویٹ آئی لویو۔۔آنے کی کوشش نہیں کرنی آنا ہے ورنہ اگر تم ناآئی تو میں اپنی جان دیدونگی۔۔۔وہ کہہ کر کال کاٹ گئی۔

وہ صدمے میں آگئی کوئی ایسے بھی کرتا ہے اتنی بات پر۔۔اسنے جانے کا فیصلا کیا کہیں وہ سچ میں ایسا نا کردے۔۔

کچھ دیر ایسے ہی بیٹھی رہی۔جب ٹائم زیادہ ہونے لگا تو اٹھی دروازہ کھڑکی اچھے سے بند کی اور بیڈ پر آکر لائیٹ آف کر کے

سونے لگی۔۔

♥♥♥♥

اسے ابھی آنکھیں موندیں کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔جب اسے اپنی گردن پر کسی کی تیز سانسیں محسوس ہوئی۔ایسالگ رہا تھا کوئی اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا ہو۔۔

اسنے گھبرا کر آنکھیں کھول دی اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔اپنے ماتھے پر آئے ننھے ننھے قطروں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرنے لگی۔۔کمرے میں پھیلی ہلکی روشنی میں ارد گرد دیکھنے لگی پھر ہاتھ بڑھا کر پورا کمرہ روشن کر دیا۔

بیڈ سے اتر کر پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔۔

پر کوئی نہیں تھا۔کھڑکی دروازہ بھی بند تھا۔۔وہ کمرے کے بیچ کھڑی تھی۔۔

شاید میرہ وحم ہو۔۔کہتی وہ آگے بڑھنے لگی پر بڑھ نا سکی۔وہ کسی کے حصار میں قید تھی۔وہ سر سے پاؤں تک لرز گئی۔۔

پھر سے کسی کی سانسیں اپنے اوپر محسوس ہوئی۔

وہ پھر سے ہلنے کی کوشش کرنے لگی پر ناکام گئی۔خوف سے اسکا چہرہ سفید ہو گیا۔۔پور پور کانپ اٹھا۔ہاتھ پیچھے کو بندھ گئے۔۔اب صرف منہ ہی تھا جس سے چلا کر اپنا بچاؤ کر سکتی تھی۔۔پر ویکس تو اسکی ہر بات پہلے جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے والی ہے۔۔وہ چیختی چلاتی اس سے پہلے ہی اسکے نازک ہونٹوں پر کسی کا مضبوط ہاتھ اسکا منہ قید کر گیا۔۔

وہ بغیر آواز کے رونے لگی۔۔رات کے دو بجے کمرے کے بیچ وہ قیدی بنی کھڑی تھی۔۔اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔صرف محسوس ہو رہا تھا جسکی وجہ سے اسکی آدھی جان نکلنے کو تھی۔۔وہ اندر ہی اندر اپنے ماں باپ کو چلا چلا کر پکار رہی تھی۔۔

پر انہیں یہ وہم گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ اس وقت انکی بیٹی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔

زشیہ روتی تڑپتی خود کو چھڑوانے کی ناکام کوششوں میں جاری تھی۔۔اے سی میں بھی وہ پسینے میں بھیگ گئی تھی۔۔۔جب کچھ بھی نا کر سکی تو خود کو بے بسی سے چھوڑ دیا۔۔۔

اسکے ایسا کرنے پر ویکس جو مسلسل اسے قابو میں کر رہا تھا مسکرا دیا۔۔

آخر ہرنی آ ہی گئی بھیڑیے کے حصار میں۔۔ الفاظ اسکے کانوں میں پڑے پر وہ ہوش میں ہوتی تو سمجھتی وہ تو خوف سے سارے حواس کھو بیٹھی تھی صرف ڈری ہوئی ہرنی کی طرح روتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب وکس نے اسکی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔ زشیہ کے پورے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا۔۔ وہ سرخ ناک اور سرخ سنہری آنکھوں سے نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔

پر وہ ویکس ہی کیا جسے کچھ بے بسی دیکھے کسی کی۔۔ وہ اسے نظر انداز کرتا اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔ زشیہ کی خوشبو نے جیسے اس پر نشہ کر دیا تھا۔ زشیہ نے ایک دوسری کوشش کرنے کے لیے سر کو جھٹکا دیا۔۔ جس پر ویکس کو غصہ ہونے لگا۔۔ اسنے اسکے بالوں سے پکڑ کر سر جھٹکے سے پیچھے کیا منہ پر ہاتھ نا ہونے کی وجہ سے ایک زوردار چیخ نکلی۔۔ مماااا۔۔۔۔۔۔۔ اسکے ساتھ ہی ویکس نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹ پر رکھ دیے۔۔ یہ آخری لمس تھا جو اسنے محسوس کیا۔۔۔ پھر وہ اپنے ہوش حواس کھو بیٹھی۔۔ ویکس نے اسے بیڈ پر ڈالا اور اس پر چادر ڈال کر غائب ہو گیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

مسز کارتھن جو سوئی ہوئی تھی اچانک زشیہ کی چیخ پر ہڑبڑا کر اٹھی۔ اور تیزی سے اسکے کمرے کی طرف بھاگی۔۔

زی بیٹا تم ٹھیک ہو۔۔۔ اسنے دروازہ نوک کرتے پوچھا پر کوئی جواب نا آیا۔۔

زی بیٹا دروازہ کھولو۔ تب بھی کچھ جواب نا آیا تو وہ دوسری کیز لے آئی دروازہ کھول کر اندر آئی تو وہ سامنے ہی سوئی ہوئی تھی کمرہ روشن تھا۔ کھڑکی دروازہ بھی بند تھے۔۔

شاید نیند میں ڈر گئی ہو گی۔۔ وہ خود سے کہتی چل کر اسکی پاس آ بیٹھی۔۔ زشیہ کا چہرہ سرخ آنسوؤں سے بھیگا تھا۔۔ مسز کارتھن نے اسکا چہرا صاف کیا اور ماتھے پر بوسہ دیا۔ پھر کچھ دیر بیٹھی رہی اسکے بعد لائیٹ آف کر کے دروازہ بند کرتی چلی گئی۔۔۔

♥♥♥♥

پتا نہیں کیو مجھ سے ہر کوئی اتنا جلدی ڈر جاتا ہے۔۔کہنے کے ساتھ ہی ایک قہقہہ لگایا۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر زشیہ کی حالت پر ہنس رہا تھا۔۔

بیٹا ویکس تیرا کیا ہو گا فیوچر میں۔۔کہنے کے ساتھ ہی باہنیں پھیلا کر بیڈ پر گر گیا۔۔

🖤🖤🖤🖤

جاری ہے۔۔۔

آج ہی دینے کی کوشش کروں گی۔۔

میں آپ سب کی شکر گزار ہوں آپ سب نے مجھے بہت اچھا رسپونس دیا ہے اور امید ہے آگے بھی دیتے رہیں گے۔😚😚😍😍

کر رہی ہوں اسلیے لکھتے سر میں درد ہو جاتا ہے اور mobile typing دوسری بات میرہ یہ پہلا ناول ہے پہلی دفعہ زیادہ تو نہیں اتنا ہی لکھ پاتی ہوں۔یہ میں ان ریڈرز کو کہہ رہی ہوں جو کہتے ہیں شورٹ اپی۔۔تو اسکی یہ وجہ ہے اسلیے آپسے اتنی اپی کے لیے معزرت کرتی ہوں۔۔یہ میرا ناول چائے سمجھ کر چھوٹی چسکیاں لیتے رہیں۔

یہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت خوشحال گاؤں تھا۔۔جہاں مائیکل اور اسکا دوست کارتھن رہتے تھے۔۔۔

مائیکل ایک اسکول ٹیچر تھا اور کارتھن شہر میں کام کرتا تھا۔۔۔

مائیکل کا ایک بیٹا تھا ویکس۔اور کارتھن کی ایک بیٹی زشیہ۔۔

دونوں کی بہت گہری دوستی تھی۔۔ویکس اور زشیہ دونوں کی آنکھیں سنہری تھی۔۔گاؤں کے پاس ہی گھنا جنگل تھا اور بلند پہاڑ تھے۔۔۔

ویکس ایک ہوشیار بچا تھا۔۔پڑھائی اور کھیل میں سب سے آگے ہوتا تھا۔۔

گاؤں میں سب کا لاڈلا تھا جتنا خوبصورت تھا اتنا ہی ہر کسی کی مدد کرنے والا۔۔

زشیہ میں اسکی جان ہوتی تھی۔۔دونوں ایک دوسرے کے بنا ایک پل بھی نہیں رہتے تھے۔۔ویکس زشیہ سے پانچ سال بڑا تھا۔۔۔

دی ویکس وُلف

مائیکل نے ایک دن ایک زخمی بچے کو گھر لایا۔۔اسکی حالت بہت خراب تھی۔

جسکا علاج کرنے کے بعد جب وہ ٹھیک ہوا تو اس سے اسکا پوچھا گیا جس پر اسنے بتایا کہ اسکا کوئی نہیں ہے اور جنگل میں اس پر جانوروں نے حملا کر دیا تھا جن سے بچتے بچتے وہ اتنا زخمی ہو گیا۔۔

مائیکل کو اس بچے پر بہت رحم آیا جس وجہ سے اسنے اسے اپنا بیٹا بنا کر اپنے گھر میں رکھا اور اس کو مارک نام دیا۔۔۔

ویکس اور زشیہ بہت خوش تھے کہ انکا ایک اور دوست آگیا پر مارک بہت گم صم رہتا تھا کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔

اچانک گاؤں سے بچے غائب ہونے لگے اور وہ کہاں غائب ہو جاتے تھے کسی کو پتا نہیں چلتا تھا۔۔

لوگ اس وجہ سے کافی خوفزدہ ہو گئے تھے۔۔پھر انہوں نے اپنے بچوں کو باہر جانے پر پابندی لگا دی تھی کوئی دور نہیں جاتا تھا۔۔

پھر سب اپنے گھروں میں ہی کھیلنے لگے۔۔آہستہ آہستہ مارک بھی انکے ساتھ کھیلنے لگا پر وہ صرف زشیہ کے ساتھ کھیلنے چاہتا تھا جو ویکس کو قطعی منظور نہیں تھا۔۔

اس لیے وہ ویکس سے کافی چڑتا تھا جو ویکس کبھی محسوس کر نا سکا۔۔۔

♥♥♥♥

ایک دن ویکس اور زشیہ کھیل رہے تھے۔۔زشیہ چھپ گئی تو ویکس اسے ڈھونڈ رہا تھا جب ایک انجان آدمی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر جنگل کی طرف لے گیا۔۔

ویکس نے کافی کوشش کی خود آزاد کروانے کی پر اس ہٹیکٹے مرد سے مقابلا نا کر سکا۔۔۔۔

وہ اسکو اسے ہی اٹھائے جنگل میں ایک زخمی شخص جو بند آنکھیں کیے درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس کے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔۔

وہ آدمی اسے لیکے اسکے آگے سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔۔سرکار ہم بچے کو لے کے آئے ہیں۔۔اس آدمی نے اس زخمی شخص سے کہہ ویکس تو اسکی حالت دیکھ کر ہی پریشان ہو گیا اور اس آدمی کے ہاتھ میں کاٹ کر خود کو چھڑوا کر اسکے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا۔۔۔

انکل آپ ٹھیک ہیں۔۔آپ آئے میرے گھر یہی قریب ہی ہے وہاں میں آپکی مدد کر کے آپکو ٹھیک کر دوں گا۔۔ویکس اپنے یہاں لانے کا یہی مقصد سمجھا تھا۔۔۔اس زخمی شخص کے پاس بیٹھ کر بولا۔۔

اور اس کھڑے شخص سے کہا جو اداسی کا پتلا بنا کھڑا اپنے سرکار کو دیکھ رہا تھا۔۔آپ دیکھ کیا رہے ہیں اسے اٹھانے میں مدد کریں گھر میں ہم اسکا علاج کریں گے۔۔۔

اسکے کہنے پر اس زخمی شخص نے اپنی نیلی آنکھیں کھول کر مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔پھر اپنے سامنے کھڑے آنسوں بہاتے ادمی کو۔۔جس پر وہ بھی اداسی سے مسکرادیا۔۔۔

نہیں بچے میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔مجھے تم سے ایک مدد چاہیے ویسے بھی میرے بعد تمہیں ہی سب کچھ سنبھالنا ہے پھر بھی میں تم سے پوچھوں گا کیا تم میری مدد کروگے۔۔۔اس زخمی شخص نے ویکس سے کہہ جس پر ویکس نے فورن ہی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

اب بچے پوچھوگے نہیں میں کون ہوں۔۔۔وہ شخص پھر بولا۔۔

نہیں انکل آپ کو علاج کی ضرورت ہے آپ چلو ہمارے گھر۔۔۔ویکس پھر سے کہہ۔۔۔

بچے میری اب زندگی ختم ہے اب سے تمہاری زندگی شروع ہونے والی ہے تو اس لیے میں جو کہہ رہا ہوں اسے گھور سے سنو تمہیں پتا ہونا چاہیے کے آگے تمہاری زندگی کیا ہوگی۔۔اس شخص نے سنجیدگی سے کہہ۔۔جس پر ویکس کو بھی متوجہ ہونا پڑا۔۔

میں ایک بھیڑیا ہوں سب سے طاقتور اور شکتیوں والا۔۔اس کے کہنے پف ویکس کو بلکل یقین نہیں آیا جو اسکے چہرے پر صاف دیکھ رہا تھا۔۔اسے لگا یہ شخص پاگل ہے۔۔

کوئی انسان بھیڑیا کیسے ہو سکتا ہے۔۔اسنے دل میں سوچا۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ویکس پر میرے بعد تم اس بھیڑیوں کے سردار بنوگے میں تہیں ابھی یقین نہیں دلاؤں گا وقت تہیں سب کچھ سکھادیگا۔۔اور یاد رکھنا تمہیں ہمنے بھیڑیوں کا سردار چناہے ملکراور تم ہمارے اس فیصلے کو اپنی بلندیوں پر ضرور پہنچاؤگے۔۔۔

وہ پھر رکا گہرہ سانس لے کر بولنے لگا اسے بولنے میں تکلیف ہورہی تھی۔۔۔

دی ویکس وُلف

تمہیں میں صرف یہ بتاؤں گا کہ تمہارہ مقصد صرف ویلنس کو مارنا ہو گا۔۔وہ ایک شیطانی طاقتوں والا ایک ویمپائر ہے۔۔سب سے بڑا اور خطرناک۔۔وہ خود ہی تمہارے راستے میں آئے گا اسکے سینے میں لگا ہمارا خنجر اسے تم تک لائے گا۔۔

اس پر ہم دو بھیڑیوں نے حملا کیا ہے جس سے وہ کافی زخمی ہو گیا ہے پر اب اس پر تیسرا وار تم کرو گے جس سے اسکا خاتمہ ہو گا۔۔

وہ ایک معصوموں کا خون پینے اور لمبے پروں والا ویمپائر ہے۔۔پر اسکی زیادہ توجہ اس انسان پر ہوتی ہے جو بھیڑیوں کے دل کے قریب ہو گا۔۔اور اسکے ساتھ کافی دغاباز بھیڑیے بھی ساتھ ہیں۔۔۔جو تمہیں تکلیف پہنچانے کی ہر وہ کوشش کریں گے جس سے تم ٹوٹ جاؤ۔۔۔اور اپنے مقصد سے لڑکھڑا جاؤ۔۔۔اور مجھے یقین ہے تم اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو گے۔۔اور میری دعا بھی ہے تم اپنوں کی حفاظت کر سکو۔۔۔مجھے معاف کرنا بچے میں تمہاری زندگی اتنی مشکل نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔پر شاید قدرت ہی اس شیطان کو تمہارے ہاتھوں ختم کروانا چاہتی ہے۔۔۔۔

اسنے کہہ کر دوسرے آدمی کو اشارہ کیا جو ویکس کے پیچھے آ گیا اور اسکے منہ پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ دیا۔۔ویکس نے پھڑ پھڑا کر اسکے ہاتھ میں اپنے چھوٹے چھوٹے ناخون گاڑھ دئے۔۔۔پر اسکا ہاتھ نا ہٹا پھر اسکی جان تب نکلی جب وہ شخص جس سے وہ ہمدردی کر رہا تھا۔۔۔اسکے منہ سے لمبے نوکدار دانت نکلے اور اسکے پورے جسم پر کالے بال آ گئے تھے۔۔یہ دیکھ کر ویکس چلانا چاہتا تھا پر وہ کچھ نا کر سکا اور اس زخمی شخص نے اپنے لمبے نوکدار دانتوں سے اسکی گردن پر کاٹ دیا۔۔۔پھر بند ہوتی آنکھوں سے اسنے اس زخمی آدمی کو خاک ہوتے دیکھا اور خود کو کسی کے بازوں میں۔۔۔۔

❤❤❤❤

ویکس کو ہوش آیا تو اسنے دیکھا وہ اپنے گھر میں تھا پر یہ دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب سب اسکے پاس اور کچھ دور بیٹھے پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔اسکی ماں رو رہی تھی اور باپ اسے ہوش میں آتے دیکھ اسکی طرف لپکا اور ایک زوردار تھپڑ دے مارا جس سے اسکے منہ سے خون آ گیا۔۔۔کارتھن نے اسے پکڑ لیا ورنہ وہ اسے لوگوں کے بجائے اپنے ہاتھوں سے مار دیتا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

چھوڑو مجھے کارتھن میں اسکا خون کردونگا۔۔اسنے اتنے معصوموں کی جان لی ہے یہ ایک جانور ہے لوگوں کے بجائے میں اس مارنہ پسند کروں گا۔۔۔وہ کہتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اور زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔

ویکس اپنے باپ کی حالت اور الزام پر مرنے جیسا ہو گیا تھا۔۔

نہیں پاپا مینے کسی کو نہیں مارا۔۔وہ روتے ہوئے کہنے لگا۔۔جب ایکدم مائیکل دھاڑا۔۔

بند کرو اپنی بکواس تم ایک جانور ہو ایک بھیڑیے ہو تمنے اتنے بچوں کی جان لی ہے۔۔باہر سب تمہیں ختم کرنے مارنے کے لیے کھڑے ہیں۔۔۔کیا کروں میں تمہارہ کیسے اپنے ہاتھوں سے دوں تمہیں ان لوگوں کو جنکے تمنے بچوں کو نوچا ہے۔۔کیسے دیکھوں تمہیں کچلتے۔۔۔وہ روتا چلاتا ویکس سے کہہ رہا تھا ویکس کی ماں بے ہوش ہو گئی۔۔زشیہ بھی سمجھ نہیں رہی تھی کے وہ اسکے دوست کو بھیڑیا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔وہ بھی سب کو روتا دیکھ کر رونے میں مصروف تھی۔۔۔کوئی ویکس کی بات سننے کو نہیں تھا سب کہہ رہے تھے اسنے اتنے خون کیے ہیں پر وہ تو جب بے ہوش ہوا تھا پھر اب ہوش میں آیا تھا بلا وہ کیسے کسی معصوم کی جان لے گا۔۔۔

پھر کارتھن اور اسکے باپ نے مل کر اسے راتورات ہی بھگانا ہی صحیح سمجھا۔۔آخر باپ تھا کچھ بھی ہوا اپنے بیٹے کو یوں لوگوں سے کچلتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔اور بیٹا بھی ایک ہی۔۔۔مارک کو بھی وہ اپنے بیٹا سمجھتا تھا۔۔اسکے ساتھ ایسا ہوتا تب بھی وہ یہی کرتا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤

دن کو لوگوں سے کہہ دیا کہ اسے ابھی ہوش نہیں آیا ہے۔۔پر جب رات ہوئی تو اسکے باپ نے روتے زبردستی اسکے ماں کے سینے سے اسے کھینچ کر الگ کیا وہ روتا رہا اسنے کسی کو نہیں مارا چیختا رہا پر اسکے باپ نے اسکی ایک نہیں سنی اور اسے گھر کے پچھلے دروازے سے بھاگنے کا کہا۔۔زشیہ اس سے چمٹ گئی وہ اپنے دوست کو کہیں نہیں جانے دے گی۔۔ کہتی روتی رہی پر مائیکل نے اسے ویکس سے الگ کر دیا اور اسے جانے کا کہا۔۔وہ نہیں جانا چاہتا تھا اسے ڈر لگ رہا تھا۔اپنے ماں باپ کی چھاؤں سے الگ ہو کر پر اسے جانا پڑا کیونکہ مائیکل نے خود کو مارنے کی دھمکی دی تھی۔۔

مارک ایک سائیڈ پر کھڑا سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کوئی مرے یا جیئے۔۔وہ

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سب پر ایک الوداعی نظر ڈال کر دس سال کی عمر میں رات کو اندھیرے میں اپنے گھر کی دہلیز پار کی۔۔

پیچھے دونوں گھروں میں کہرام مچ گیا تھا۔۔

♥♥♥♥

وہ رات کے اندھیرے کو اپنی ٹارچ کی روشنی سے چیرتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔جب پیچھے سے لوگوں کی پیروں اور "پکڑو اسے "کی آوازیں آئی۔۔ویکس یہ سب دیکھ کر ڈر گیا اور روتا اپنے ماں باپ کو چلاتا پکارتا بھاگنے لگا۔۔وہ لوگ تیز بھاگ رہے تھے۔۔اس تک پہنچنے والے تھے۔۔وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر بھاگا۔

پھر مما کی پکار کے ساتھ وہ گرا اور ٹارچ اسکے ہاتھ سے کہیں دور جا گری لوگ بھی قریب آرہے تھے اس لیے وہ ٹارچ کو چھوڑ کر ایسے ہی بھاگا۔۔۔۔

اندھیرے میں وہ بنا دیکھے تیز تیز بھاگ رہا تھا جب ایک آخری پکار کے ساتھ وہاں ایک ماں کی سانسیں ٹوٹی یہاں ویکس اس گاؤں میں اپنی آخری ماں باپ کی پکار کے ساتھ اندھیرے میں نا دکھنے والی کھائی میں جا گرا۔۔۔

ویکس کے مرنے کی بات پورے گاؤں میں پھیل گئی۔۔اسکا باپ بلکل صرف سانس لینے والا مردہ وجود بن گیا۔۔وہیں کارتھن بھی ٹوٹ چکا تھا۔۔

وہ گرنے سے بیہوش ہو گیا تھا۔۔پھر جب اسے ہوش آیا تو وہ ایک چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔۔وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور رونے لگا ۔۔۔

جب اسکے کان میں ایک آواز آئی "رو نہیں بچے تم اپنی دنیا میں ہو یہاں تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہو گا"۔۔۔اسنے جلدی گردن موڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا یہ تو وہیں تھا اسے زخمی شخص کے پاس لیجانے والا۔۔۔وہ ایکدم غصے میں آگیا۔۔کیوں کاٹا تھا مجھے اسنے کیوں مروائے مجھ سے بچے۔۔کیا گناہ کیا تھا ان بچوں نے,۔۔وہ کہتا رو پڑا۔۔شاید سب کے کہنے پر وہ بھی اپنے آپ کو سمجھ رہا تھا کہ اسنے بچوں کو مارا ہے۔۔

پہلی بات تم نے ان بچوں کو نہیں مارا،اور دوسری بات تم اب ہمارے سردار ہو تم سے چاہ کر بھی کسی بے گناہ کا خون

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نہیں ہو سکتا۔۔

مجھے اپنے ماں باپ کے پاس جانا ہے۔۔ وہ ضد کرنے لگا۔۔۔

اگر تم وہاں گئے تو لوگ تمہیں مار دیں گے اور تمہارے ماں باپ کو بھی۔۔ پھر اس ڈر سے ویکس یہی رہنے لگا اپنوں سے دور۔۔

کافی وقت گذر گیا ویکس اب انیس سال کا ہو گیا تھا اس وقت میں اسنے کافی کچھ جان لیا تھا اپنے بارے میں اور اپنی حقیقت کو بھی تسلیم کر چکا تھا۔۔ وہ ایک سب سے طاقتور اور چالاک بھیڑیا تھا۔۔ اسکی نیلی آنکھوں میں جادو بھی تھا۔۔۔

ایک دن اس آدمی کی موت ہو گئی۔۔ تو ویکس کو آزادی ملی اپنے ماں باپ سے ملنی کی۔۔ زشیہ کو دیکھنے کی۔۔ اسنے وہ لمحہ نا گذارا ہو جس میں ان کو یاد نا کیا ہو۔۔۔

وہ اپنی تیاری کر کے اپنے گاؤں کے لیے نکلا۔۔۔ وہ کافی بدل چکا تھا۔۔ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا تھا۔۔ اسکی سنہری آنکھیں نیلی ہو گئی تھی۔۔ جس سے تو بلکل اس ویکس سے دوسرہ لڑکا لگتا تھا۔۔۔

وہ خوشی خوشی دل میں کافی جزبات لیے آیا پر یہاں اپنا گاؤں دیکھ کر اسکی آنکھیں لال ہو گئی۔۔۔ صرف میدان ہی میدان تھا وہ دھاڑیں مارنے لگا زمین پر بیٹھا رونے لگا۔۔ اسکا دل اس بات پر درد کرنے لگا تھا کہ اب وہ کہاں ڈونڈے انہیں۔۔

وہ ابھی زمین پر بیٹھا تھا جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اور ساتھ ہی آواز آئی۔۔۔ ویکس۔۔۔

اسنے اپنی سرخ۔ آنکھوں سے دیکھا تو وہ کوئی گرے آنکھوں والا لڑکا تھا۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ اسکے دماغ میں دھماکہ ہوا۔۔ مارک۔۔ وہ کہتا اسکے گلے لگ گیا اسے اپنے ماں باپ سے ملنے کی ایک کرن نظر آئی۔۔۔ مارک یہاں سے سب کہاں چلے گئے۔۔ اسنے روتے ہوئے پوچھا تو مارک غم اور کرب سے اسے دیکھنے لگا۔۔ کچھ دیر کے بعد وہ منہ موڑے اس سب کچھ بتانے لگا جس اے ویکس کی روح فنا ہوتی جا رہی تھی۔۔ ویکس تمہارے جانے کے دکھ میں مما تو اس رات ہی چل بسی تھی۔۔ پر پھر جب تمہارے مرنے کی بات گاؤں والوں کی جس سے ڈیڈ بھی زندہ لاش کی طرح ہو گئے تھے۔۔ پھر یہ بات بھی کھل گئی کہ ویکس پر جو بچے غائب کرنے کا الزام لگایا تھا وہ ویکس نے بچے نہیں مارے تھے

بلکے۔وہ رکا۔۔۔پھر بولا۔۔۔انکل کارتھن نے دوسرے بھیڑیوں سے غائب کروائے تھے۔۔اور جب یہ بات کھل گئی گاؤں میں تو اسنے بھیڑیوں سے گاؤں والوں پر حملا کروادیا اور کوئی بچ نا سکا ہر جگہ خون اور چیخیں تھی۔۔میں کیسے بھی کر کے ڈیڈ کو بچا کر نکلا پر وہ زیادہ چل نا سکے اور مجھے. قسم دے کر جانے کہا پر میں جانا نہیں چاہتا تھا بھیڑیے بھی قریب آرہے تھے پھر مجھے مجبور ہو کر جانا پڑا پر پھر بھی خود نا بچا سکا بھیڑیے کے حملے سے اور اج میں خود ایک بھیڑیا ہوں۔۔

مارک نے آنسوں بہاتے ہوئے ساری کہانی اسے بتائی۔۔ویکس جو ساکت کھڑا تھا مر دا پن سے سب کچھ سن رہا تھا ایکدم دھاڑہ جس سے مارک دور جا گرا۔۔تمنے کیوں میرے باپ کو چھوڑا۔۔کیوں وہ مارک کو بری طرح پیٹنے پھر مارک نے اسے خود سے دور کیا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا ویکس اتنا طاقتور ہو گا۔۔۔وہ بھی دھاڑا۔۔۔

تو کیا کرتا میں انہوں نے خود چلے جانے کو کہا۔۔مارک غصے سے کہتا چلا گیا چہرے پر سے خون صاف کرتا۔۔

ویکس وہیں زمین پر روتا بیٹھا رہا پھر ایک عزم سے زمین کو چوم کر کہا۔۔

جس نے بھی آپ لوگوں کو مٹایا ایسے ہی میں اسے مٹاؤں گا اس دنیا سے،ذرے ذرے کر دوں گا اسکے۔۔

●●●●

پھر کافی سال بعد اسے زشیہ ملی یہ دیکھ اسے جھٹکا لگا کہ مارک بھی اسکے ساتھ تھا۔۔۔ان دونوں کے بارے میں معلوم کروانے پر پتا لگا دونوں دوست ہیں اور انکی دوستی کو دو سال ہو گئے ہیں پھر ایک دوسرے کے دل میں جزبات رکھتے ہیں۔۔یہ سب ویکس کو آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔۔اانے زشیہ کو ہمیشہ اپنے لیے سوچا تھا اسکے دل میں ہمیشہ اپنے لیے جزبات دیکھنا چاہتا تھا پر یہاں تو وہ اسے یاد نہیں۔۔اسنے سوچا تھا اگر مارک جو کہہ رہا ہے وہ سچ ہو گا تو وہ کارتھن کو اپنے انجام تک پہنچانے کے بعد زشیہ کو اس سب سے دور لے جائے گا جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نا ہو۔۔۔پہلے اسے کارتھن چاہیے تھا۔۔

پر مارک کو تو پتا ہے کہ زشیہ کارتھن کی بیٹی تھی اگر وہ اسے مل۔گئی تھی تو اسے کیوں نہیں بتایا۔۔وہ خود پر مارک کا ایک جال محسوس کرنے لگا۔۔اسنے زشیہ کو تو اس سے الگ کر دیا تھا اب صرف کارتھن سے سب کچھ جاننا تھا۔۔پر وہ پتا نہیں

کہاں تھا۔۔کس شہر میں تھا پتا ہی نہیں چل رہا تھا۔۔۔اب اتنا اسے پتا تھا منزل کے قریب ہے وہ۔۔

●●●●

مارک غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔ویکس نے اسے اتنا بڑا دوکھ دیا اسے مشا کی لاش کو زشیہ کی لاش کہہ دیا تھا۔۔اور وہ اتنا بیوقوف نکلا اسے پہنچان نا سکا۔۔اتنے سالوں۔بعد اتنی محنت کے بعد اسنے زشیہ کی دل میں کچھ جزبات پیدا کیے تھے۔وہ بھی ویکس نے ختم کر دیے ہوں گے۔

پر ویکس میں ایسا نہیں ہونے دونگا اب آخری بازی ہو گی زی یا تیری یا میری۔۔وہ کہتا شیطانیت سے قہقہہ لگایا۔۔اب صرف آخری شکار کرنا ہوگا "کارتھن"۔۔ہاہاہا۔

وہ بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔۔اسکے اندر تک بے سکونی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔جس کی وجہ زشیہ تھی۔۔۔کافی دونوں سے یونی نہیں آرہی تھی۔۔پتا کرنے پر معلوم ہوا وہ شدید بخار میں ہے۔۔۔اسے اپنے کیے پر بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھا چاہتا تھا۔۔اس سے ملنا چاہتا تھا پر کیسے کرتا۔۔اگر پچھلی دفعہ کی طرح گیا تو پہلے تو وہ بخار میں آئی تھی اب پتا نہیں کیا ہو جاتا۔۔۔

کیا کروں کوئی راستہ مل جائے۔۔پر کیسے ملے۔۔۔وہ خود سے بولا۔۔۔

کیونا میں اسے اب کچھ سچ بتا دوں کہ میں اسکا ویکس ہوں؟۔۔اسنے سوال کیا۔

نن۔۔نہیں ویکس کیا پتا وہ پھر سے تم سے دور ہو جائے۔۔۔کیا پتا وہ بھی تہیں ان بچوں کا قاتل سمجھتی ہے۔۔۔اسکے دماغ نے جواب دیا۔۔

نہیں ویکس وہ تمھیں ایسا نہیں سمجھتی ہو گی وہ تمہاری زی ہے جو ہر درد میں تمہارے ساتھ تھی۔۔۔اور پھر آج نہیں کل تو تمہیں سب کچھ بتانا ہے۔۔دل کی بات پر وہ راضی ہو گیا۔۔دماغ اپنا منہ لے کے چپ ہو گیا ویسے بھی اسکی چلتی کہاں تھی زی کے معاملے میں۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اور ہم دونوں پھر سے ایک ہو جائیں۔۔۔وہ بڑبڑاتا دلکش انداز میں مسکراتا ہوا سکون سے بیٹھ گیا۔۔۔بے چینی کہیں غائب ہو گئی تھی۔۔اسکے اندر تک سکون تھا اب۔۔۔

بی ریڈی زی آ رہا ہے تمہارہ ویکس تمہیں اپنا بنانے۔۔۔اب اسکو صرف رات کا انتظار تھا۔۔۔

وہ بنا آواز کیے کھڑکی سے اندر آیا۔۔کمرے میں ایک نظر ڈالی تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔باتھروم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔۔

یہ کوسا ٹائم ہے باتھ لینے کا۔۔وہ باتھروم۔کے بند دروازے کو دیکھ کر بولا اور کمرے کے دروازے کو اندر سے لوک کر دیا۔۔اب وہ سیدہ جا کر صوفے بیٹھ گیا۔۔

جب پانی گرنے کی آواز بند ہوئی تو وہ بنا وقت لیے باتھروم کی دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

زی کو مسز کارتھن نے شاور لینے کو کہا تھا وہ تین دن سے بیمار تھی۔۔وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی بخار میں "چھوڑو مجھے"۔۔۔

وہ خود اس رات کو جو ہوا اسے ایک خواب سمجھتی تھی۔۔۔

وہ جیسے باتھروم سے باہر نکلی پیچھے سے ویکس نے اسے گھیرے میں لے کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔اسکے ڈرنے سے پہلے اسے آئینے کے سامنے لے آیا۔۔

زشیہ ویکس کو اپنے کمرے اور اتنے قریب دیکھ کر غصے سے لال پیلی ہو گئی۔۔

چلانا نہیں میں تمہیں کچھ سرپرائز دینے آیا ہوں۔۔اور اگر تم چلائی تو جو یونی میں تمہارے ساتھ کیا اس سے بھی کچھ بڑا کر جاؤں گا۔۔وہ اسکے بھیگے چہرے کو آئینے میں دیکھتا کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

اسکے کہنے پر زشیہ جو چلا کر اپنی مما کو بلانا چاہتی تھی۔۔ایک دم بولتی بند ہو گی اسکی۔۔ویکس نے آہستہ سے اسکے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔اور اپنی دھمکی کے کام پر مسکرانے لگا۔۔

پھر اس سے دور ہٹ کر کھڑا ہوا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔زشیہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی اسکی نظریں دروازے پر

تھیں کہ کاش اسکی ماں آجائے اور اسے ویکس کی حرکتوں سے بچالے۔۔۔

مینے دووازہ لوک کر دیا ہے وہ نہیں آسکے گی۔۔۔ وہ شرارت سے کہتا ہنسنے لگا۔۔۔ پھر ایکدم چپ ہوا وہ زشیہ آنکھیں پھار پھار کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔ جس سے ویکس کے اندر ہلچل سی مچ گئی۔۔

اب اگر ایسے دیکھتی رہو گی تو مجھ پر الزام مت دینا کہ مینے کچھ غلط کر دیا۔۔ وہ اسکی بات سمجھ کر سرخ۔ ہو گئی۔۔ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔۔ جس سے اسکے بھیگے بالوں کی بوندیں ویکس کے چہرے پر لگی۔۔ وہ اپنے بھیگے سنہری بال اور بھیگے سرخ چہرے کے ساتھ ایسی لگ رہی تھی کہ کسی کو بھی تباہ کر سکتی تھی۔۔

ویکس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور نظریں پھیر کر اپنی بات کی طرف آیا۔۔۔

میں جو پوچھوں گا کیا تم مجھے اسکے صحیح جواب دو گی ؟۔۔ ویکس نے اس سے سوال کیا۔۔۔ جس پر زی نے نفی سر ہلایا اور جلدی سے جانے لگی۔۔ ویکس کو اس پر غصہ آگیا۔۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔ اور وہی ہاتھ سے کمر سے پکڑ کر خود سے بہت قریب کر لیا۔۔ تم سے سیدے طریقے سے بات ہی نہیں کرنی چاہیئے۔۔ اب آئے گی عقل ٹھیکانے ۔۔۔ وہ اسکا چہرہ اوپر کر کے بولا۔۔۔

زشیہ۔اس سے جلد سے دور جانا چاہتی تھی ابھی اسے یونی والا منظر بھی نہیں بھولا تھا۔۔۔ پہلے تو یونی تک پیچھے تھا اب گھر تک آگیا اور وہ بھی کمرے میں اگر اسکے ہاتھ میں پتھر ہوتا تو اسکا سر پھار دیتی۔۔ وہ خود کو اس سے دور کرنے لگی۔ چھ۔۔۔ باقی کے الفاظ اسکے منہ ہی ویکس نے بند کر دیے۔۔

اسکی کمر پر ویکس کی پکڑ اور مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔۔ وہ دونوں ہاتھ ویکس کے سینے پر رکھے اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اسکا سانس اکھرنے لگا۔۔ اسنے ویکس کو دھکا دیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔

وہ سرخ ٹماٹر ہو گئی تھی۔ جب پھر سے ویکس نے اپنی طرف کھینچا اسے لگا وہ مر جائے گی۔۔

اب دو گی جواب۔۔۔ ویکس کی مسکراتی آواز اسکے کان میں پڑی۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسنے ہاں میں سر ہلایا۔۔ اسے وہ۔ زھر سے بھی زیادہ زھریلا لگا۔

دی ویکس وُلف

کیا کوئی ایسا جسے تم اپنا دوست مانتی ہو دل سے؟۔۔ کوئی ایسا جسے تم ایک پل بھی نا بھولی ہو؟ کوئی ایسا ہے جو تمہیں ہر لمحہ یاد رہا ہو؟ جسے تمنے بھولانے کی کوشش نا کی ہو۔۔ کیا کوئی ایسا ہے جسے تم آج بھی کہتی ہو وہ تمہیں مل جائے۔۔ کیا کوئی ایسا دل کے قریب ہو جسے سب نے غلط کہا ہو پر تمنے اسے سچا مانا ہو۔۔۔ یاد ہے کیا تمہیں زشیہ۔۔۔ کوئی تھا جس کا دل ہر لمحے تمہارے قریب رہنے کو کرتا تھا۔۔۔ تم سے الگ ہونے کا تو اسنے سوچا بھی نہیں تھا۔۔ کیا ایسا کوئی تھا بتاؤ مجھے زی۔۔۔ اسکی پکڑ میں شدت تھی۔۔ وہ کرب سے اپنے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہیں وہ اسے یاد ہی نا ہو۔۔۔

زشیہ اپنی درد بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ ایک ہمیشہ کی طرح جس کے لیے گرنے والا آنسوں آج اس پر ہی گرا تھا جس کی یاد پر جس کی معصوم بیتے پلوں پر نکلتا تھا۔۔۔

ہاں تھا۔۔۔ تھا نہیں ہے۔۔ ویکس۔۔ وہ ہے۔۔

ہر گذرتے سال، ہر گذرتے مہینے، ہر گذرتے دن، ہر گذرتے گھنٹے ہر پل وہ میرے ساتھ ہے۔۔ کوئی تھا نہیں ویکس

۔۔ہے۔۔

ہے جس کی آنے کی دعا میں ہر دن کرتی ہوں وہ آج بھی زندہ ہے وہ کہیں نا کہیں ہے ویکس۔۔ اسے صرف اسکی دوست بھول گئی ہے۔۔ وہ کہتی پھوٹ پھوٹ کر روتی بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ وہ چیختا رہا کہتا رہا اسنے کچھ نہیں کیا پھر بھی اسے الگ کر دیا گیا اپنوں سے۔۔ اس سے اتنی عمر میں سب خوشیاں چھین لی گئی۔۔ اسے ظالموں نے ختم کر دیا۔۔ میں تب بھی انتظار کرتی رہی۔۔ پھر۔۔۔ وہ ہچکیوں سے روتے بتانے لگی۔ پھر اسکے بھائی نے بتایا کہ۔۔۔ وہ سسکی۔۔ کہ اسکی لاش کو اسنے خود دفنایا تھا۔۔ پر اب بھی مجھے انتظار ہے پاگلوں والا انتظار ہے۔ کہ ایک نا ایک دن وہ ہر بات کو جھوٹ ثابت کر کے آئے گا۔۔ اور کہے گا کہ دیکھوں میں زندہ ہوں دیکھو ویکس زندہ۔۔۔۔

وہ رکی اور سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

دونوں کی نظریں ملی۔۔ ویکس تمہیں کیسے پتا کہ۔۔۔ وہ منہ۔ میں ہی بڑبڑائی اور اٹھ کھڑی ہو گئی۔۔ اب ویکس سے برداشت ہونا نا ممکن تھا۔۔ اسنے اپنی آنکھیں موندیں سکون کی ایک لہر اسکے اندر تک پھیلتی چلی گئی۔۔ وہ بہت پر سکون

ہو گیا کہ وہ اسے بھولا نہیں ہے۔۔وہ اسے قاتل نہیں سمجھتی۔۔

اسنے اپنی بانہیں پھیلائی۔۔ہاں زی ویکس زندہ ہے۔۔ تمہارہ ویکس زندہ ہے۔۔اسنے بھی تمہاری طرح ہر پل اذیت میں گذارا ہے۔۔

اب مارک تمہارا جال ٹوٹ گیا۔۔اب تم۔کسی کی زندگی کو یوں تباہ کرنے کے لیے نہیں بچو گے۔۔اسنے دل میں ایک عزم کیا۔۔۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی۔کیا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کے لیے آپ روز دعائیں مانگے اور اسکی آنے کی ایک بھی کرن نظر نا آئے پھر اچانک وہ آجائے۔۔۔

وہ ایکدم اسکے سینے سے لگی اور روتی چلی گئی۔۔ویکس اسے اپنے بھیڑیے سے لیکر ہر بات اسے بتانے لگا صرف اس پر کیے حملے اور مارک کی غداری کے۔۔۔

ویکس مسکراتا ہوا اسے چپ کرانے کی کوشش کرتا رہا۔۔جب اسکے آنسوں پھر بھی نارکے تو ویکس نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اپنے سرخ لبوں سے اسکا بہتا سمندر اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔اسکی حرکت پر اسکے آنسوں ایکدم رکے اور وہ۔بلش کرتی چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔❓ اس پر ویکس کا ہلکا قہقہہ لگا۔۔۔

ویکس چلو مما سے ملو وہ تمہیں بہت یاد کرتی ہے۔۔وہ ملے گی تو میری طرح اسے بھی شاک لگ جائے گا۔۔پاپا تو بہت خوش ہوں گے پر وہ آئیں گے پتا نہیں کب۔۔ویکس کو پتا تھا کارتھن کے بارے میں کسی کو نہیں پتا کہ وہ کہاں ہے۔۔

ویکس کا فون بجنے لگا اسنے ایک نظر زشیہ کو دیکھا۔۔اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔اور بولا۔اب جلد ہی ملیں گے ہمیشہ ایک ہونے کے لیے اب ویکس کو کوئی زشیہ سے الگ نہیں کر سکتا۔۔اور آنٹی اور انکل سے بھی جلدی ہے ملیں گے۔۔

موبائل پر ویکس کے آدمی تھے جنکو اسنے کارتھن کو ڈھونڈھنے کے لیے بیجا تھا۔۔۔اور کارتھن مل۔گیا تھا اسکے فلیٹ پر اسکے آدمیوں کے ساتھ تھا۔۔

وہ ایک نظر زشیہ پر ڈال کر جس راستے سے آیا تھا اسی سے چلا گیا۔۔۔

◈◈◈◈

آج پھر وہ اپنی بد صورت شکل۔کے ساتھ لیزی کے سامنے تھا اور وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔اسنے کہا کہ وہ زشیہ کو یہاں بولائے۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے زشیہ کو کال ملائی۔۔

زی جو ویکس کے جانے کے بعد بیٹھی اس کے بارے میں سوچ رہی تھی جب لیزی کا نمبر اا کی موبائل اسکرین پر جگمگانے لگا۔۔اس دن کے بعد آج اسکی کال آرہی تھی۔اسکا دل تو نہیں کر رہا تھا کال پک کرنے کو پر اسے کسی کو اگنور کرنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔اسنے اوکے کر کے کان سے لگائی اور۔۔۔ہیلو۔۔کہا۔۔

زی پلیز میری گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں یہاں اکیلی کھڑی ہوں میری ہیلپ کر دو۔۔۔پلیز جلدی آنا۔۔۔

اسنے جگہ کا نام بتایا جو ایک سنسان اور جنگل کے قریب تھی اور رات میں تو اور بھی خوفناک ہو گی جگہ۔۔لیزی وہاں کیا کر رہی ہے یہ سوال اسکے دماغ میں آیا۔۔

پر تم وہاں کیا کر رہی ہو اتنی رات کو۔۔اسکو تو سوچتے ہی خوف آرہا تھا جگہ سے۔۔۔

وہ میں تمہیں بتاؤں گی پلیز زی جلدی۔۔۔۔آہھہ۔۔۔اسکا جملا مکمل ہونے سے پہلے اسکی چیخ نکلی جو زشیہ کو یہاں پر بھی ہلا کر رکھ گئی۔۔

اسکے ساتھ ہی اسکی کال کٹ گئی۔۔زشیہ موبائل بیڈ پر پھیک کر جلدی سے بھاگی۔۔اپنی ماں کو بھی بتائے بغیر گاڑی اسٹارٹ کی اور تیز بھگانے لگی۔۔۔بغیر یہ سوچ کہ وہ ایک لڑکی ہے لیزی کو کیا بچائے گی۔۔۔

◉◉◉◉

لیزی جو زشیہ سے بات کر رہی تھی۔۔اسے یہاں بلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ویلنس کا کالے ناخونوں والا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے اسکی چیخ نکل گئی۔۔۔اور موبائل ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔۔۔

وہ خود کو کوس رہی تھی جب اسنے ویلنس سے دوستی کی اور اسی دن ویلنس کا بھیانک چہرا سامنے آیا اور وہ بلکل اس کے قید میں آگئی تھی۔۔

دی ویکس وُلف

پھر اسکا جو بھی برا کام ہوتا وہ لیزی ہی کرتی۔۔اسکے ڈر سے۔۔

اب تک وہ بچی ہوئی تھی کیونکہ اسے زشیہ کو پھنسانا تھا پر اب وہ بھی آرہی تھی۔۔۔اب وہ بچ پائے گی یا نہیں۔۔

ویلنس ویکس کو کمزور کر کے مارنا چاہتا تھا جیسے اسنے دوسرے بھیڑیوں کے ساتھ کیا تھا۔۔

انکی کمزوری انکے "اپنے" ہوتے ہیں اور انکو ہی ختم کر کے وہ انہیں ختم کرتا تھا۔۔۔

وہ تھر تھر کانپ رہی تھی اپنے بچنے کی دعا کر رہی تھی۔۔پر یہ بھول گئی تھی اپنے آپ کو بچانے کے لیے اسنے کتنی معصوموں کی جان لی تھی۔۔

ہر بار وہ کیسے بچتی اب تو ویلنس کا کام بھی پورا ہو گیا تھا۔۔

اچانک اسکے لمبے کالے دانت لیزی کے گردن میں گھس گئے۔۔اسکی چیخیں پوری ماحول کو اور خوفناک بنا گئی تھی۔۔۔

◉◉◉◉

ویکس جو اپنے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا اچانک اسکا دل گھبرانے لگا۔۔وہ تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

اسے بے چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اسکے منہ سے خود بخود زشیہ کا نام نکلا۔۔

زی۔۔۔کیا وہ ٹھیک ہے۔۔کہیں ویلنس نہیں نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔

اسے پتا تھا ویلنس کچھ بھی کر سکتا ہے اسے مارنے کے لیے پھر بھی وہ خود کو تسلی دینے لگا۔۔

وہ کر سکتا ہے کچھ بھی۔۔مجھے زشیہ کے پاس جانا ہو گا۔۔۔وہ خود سے بولا اور موبائل نکال کر اپنے آدمیوں سے کہہ دیا کہ کارتھن کو چھوڑ دیں۔۔

اور خود بھاگنے لگا زشیہ کی طرف جب اسکے اوپر ویلنس کی شکل کے ویمپائرز اپنے بڑے پروں سے منڈلانے لگے۔۔اور کچھ نے اسے چاروطرف سے گھیر لیا تھا۔۔یہ صرف اسے زشیہ تک نا جانے کے لیے تھے۔۔اسکی نظر جیسے ہی زمین پر گئی۔۔چاند کی روشنی میں سڑک پر صرف اسکی پر چھائی تھی۔۔اور ان میں سے کسی کی بھی نہیں تھی۔۔مطلب ویلنس یہاں ان میں نہیں تھا۔۔وہ زشیہ کے پاس یا زشیہ کو۔۔اسکے دماغ میں سوال بکھرنے لگے۔۔لیزی۔۔۔ نہیں۔۔۔وہ چیخا۔۔اسکی چیخ آسپاس کی ہر چیز کو ہلا کے رکھ گئی۔۔مجھے کیسے بھی کر کے زشیہ تک جانا ہو گا۔۔

اسنے آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھ کر کارتھن کے پورے گھر کا جائزہ لیا پر وہ وہاں نہیں تھی۔ مطلب وہ باہر تھی۔۔ پر کہاں ۔۔ زشیہ کہاں ہو۔۔۔ وہ دھاڑہ۔۔ اگر اسے کچھ ہوا تو میں ویلنس تمہاری نسلیں کچل دونگا۔۔ وہ زور سے بولا۔۔ جس پر سب پر چھائیوں کا قہقہہ لگا۔۔

اب اسے زشیہ تک پہنچنے کے لیے دماغ لگانا تھا۔۔ اسنے ویلنس کی پر چھائیوں کو دیکھ سوچا۔ اسکا چہرا اور آنکھیں سرخ تھیں۔

اگر وہ غلط راستے پر گیا تو اسے یہ پر چھائیاں کچھ نہیں کریں گی اگر وہ صحیح راستے پر گیا تو وہ ضرور اسے روکنے کی کوشش کریں گی۔۔

اور اسی کا ہی فائدہ اٹھا کر اسے زشیہ تک پہنچنا تھا۔۔ وہ سوچ کر بھاگنے لگا وہ پر چھائیاں بھی کوئی اسے جھپٹنے کی کوشش کرتی تو کوئی آگے آ کر حملا کرتی۔۔

پر وہ ان سب سے بچتا زشیہ کی خیریت کی دعا کرتا بھاگتا رہا۔۔

چاند کی روشنی دونوں طرف گھنا جنگل جن میں سے جانوروں کی دھاڑنے کی آوازیں آرہی تھی۔۔

وہ بھاگتا ہر چیز کو چیرتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔ آگے دو راستے تھے ایک پر وہ پر چھائیاں راستا روکے کھڑیں دوسرہ خالی تھا۔۔ وہ اس۔ راستے کی طرف بڑھا تو اسے تھوڑا سا راستہ ملا۔

اسکے دماغ میں آیا۔۔ نہیں یہ نہیں۔۔ وہ واپس مڑا اور اس خالی راستے پر بھاگا پیچھے وہ بھی چیختی اس پر جھپٹی۔۔

⦿⦿⦿⦿

زشیہ تیز گاڑی بھگاتی لیزی تک پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ اپنے گھر سے کافی دور آ گئی تھی۔۔ اگر اسکے حواس کام کرتے اپنے آسپاس کا ماحول دیکھتی تو وہیں خوف سے بے ہوش ہو جاتی۔

پر اسکی ساری توجہ لیزی کی طرف تھی وہ کیسے بھی کر کے اس تک پہنچنا چاہتی تھی۔

وہ سوچوں میں گُم تیز رفتاری سے گاڑی بھگا رہی تھی جب ایک جھٹکے سے گاڑی رکی۔۔ یہ جھٹکا گاڑی کو نہیں جیسے اسے

لگا تھا۔

وہ پریشان ہو گئی۔کافی چلانے کی کوشش کی پر کار سٹارٹ نا ہوئی۔گھبراہٹ سے اسکا برا حال تھا۔۔اس حالت میں بھی وہ لیزی کی خیریت کی دعا کرتی پیدل ہی بھاگی۔۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایکدم رکی۔بیچ راستے میں کوئی انسان کسی پر جھکا کچھ کر رہا تھا۔رات کی سیاہی کی وجہ سے اسے کالا لگا۔پر چاند کی روشنی میں منظر صاف تھا۔

آ گئی زشیہ۔ویلنس کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔وہ چونک اٹھی ویلنس یہاں کیا کر رہا ہے اور وہ اسے کیوں جھکا ہوا ہے زمیں پر اوپر سے کیسے پتا وہ یہاں آ رہی تھی۔۔لیزی کہاں اسنے تو اسی جگہ کا کہا تھا۔۔ایسے سوال اسکے دماغ میں چلنے لگے۔ویلنس کی گردن مڑی تو زشیہ کی چیخ نکل گئی۔وہ اچھل کر دور ہٹی۔

آہھہ۔۔

ویلنس کی میدے جیسی شکل پر کالے چیر اور لال آنکھیں لمبے دانت جن سے خون ٹپک رہا تھا۔۔اور وہ جس پر جھکا ہوا تھا وہ لیزی کی لاش تھی جس میں سے وہ خون پی رہا تھا۔

وہ ویکس کو پکارتی۔۔واپس پیچھے بھاگی۔جب پیچھے کسی سے ٹکرائی۔

اسنے ڈرتے سر اٹھایا تو ویلنس تھا۔

آہ۔۔ویکس پلیز مجھے بچا لو۔۔وہ ویکس کو پکارتی جیسے ہی پیچھے مڑی ایک ٹھاکے آواز کے ساتھ منہ کے بل نیچے گری۔

اسکے منہ سے خون بہنے لگا۔

وہ مڑی اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی مدد سے پیچھے ہٹنے لگی۔آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔

وہ سسک رہی۔ویکس کو پکار رہی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے جو لیزی کے لیے دعا تھی۔اب وہ وہی دعا اپنے لیے مانگ رہی تھی۔۔

پلیز مجھے چھوڑ دو مینے کیا کیا ہے پلیز۔۔۔وہ سسکتی کہتی پیچھے کو ہونے لگی۔۔

ویلنس کا ایک قہقہہ لگا۔جو اسکی طرح ہی خوفناک تھا۔

کیا کیا ہے۔وہ ہنسہ۔۔کچھ نہیں کیا تمنے۔مجھے میری زندگی چاہیے جس کے لیے تمہیں مارنا بہت ضروری ہے۔

میں تو تمہیں بہت آسان موت دینا چاہتا تھا پر تہیں ہی شوق تھا ایسی موت کا۔

ذرا دیکھو لیزی کو کتنی آسان موت دی ہے ایسی تمہاری ہوتی پر نہیں۔۔چلو جیسے تمہاری مرضی۔

وہ کہتا آگے آیا تو زشیہ جیسے پیچھے ہوئی اسکا ہاتھ کسی چیز سے لگا۔ویلنس جیسے اس پر جھکنے لگا زشیہ نے ایک چیخ کے ساتھ وہ چیز اسکے منہ پر دے ماری۔

وہ پتھر تھا جو ویلنس کو لگنے سے وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر زشیہ سے دور ہوا۔اور زی اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتی ویلنس کے سنبھلنے سے پہلے ہی بنا سوچے جنگل میں بھاگی۔اسکے پیچھے ویلنس بھی بھاگا۔

وہ اندھیرے میں کانٹوں جھاڑیوں سے لہولہان ہوتی بھاگتی ایک بڑے سے درخت کی آڑ میں چھپی۔۔

اسنے اپنے منہ ہاتھ رکھ کر اپنی تیز سانسوں کو بند کر دیا۔وہ پوری پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔

تھر تھر کانپتی ویکس کے آنے کی دعا کر رہی تھی۔پر اسے ایسی کوئی اپنے بچنے کی کرن نظر نہیں آرہی تھی۔وہ بن آواز کے روتی ایسی موت سے پناہ مانگ رہی تھی۔

اچانک ویکس کی آوازیں اسے آنے لگی۔وہ اسے ہی پکار رہا تھا۔

وہ اسے آواز دینا چاہتی تھی کہ قریب ہی قدموں کی آواز آنے لگی۔وہ روتی نفی میں سر ہلانے لگی۔

ویلنس کو اسکی خون کی خوشبو یہی سے ہی آرہی تھی۔وہ ویکس کی آواز سنتا غصے سے پاگل ہوتا زشیہ کو جلدی ختم کرنے کا ارادہ کر کے اسے ڈونڈھنے لگا اور وہ اسے مل بھی گئی درخت کے پیچھے چھپی ہوئی۔

زشیہ جو قدموں کی آواز بلکل اپنے قریب سن کر آنکھیں بند کر گئی تھی جب اچانک اسکے پیٹ میں ویلنس نے اپنے کالے لمبے ناخون گاڑھ دیے۔

ویکسس۔۔۔وہ درد سے چیخی۔۔

ویکس جو ویلنس کی پرچھائیوں کو ختم کرتا اپنی پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا جب اسے بیچ راستے میں ایک لڑکی لاش ملی دور

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سے اسکی روح فنا ہو گئی اسنے سمجھا زی کی ہے پر وہ لیزی کی تھی۔

اسکی جان میں جان آئی۔ پھر وہ اٹھا اسے زی کی آوازیں یہی سے آرہی تھی۔

اسنے اپنی تیز نظروں سے دیکھا تو زی کا اسکارف اسے جنگل کی طرف سے ملا وہ بنا وقت لیے اندر بھاگا وہ زی کو پکارتا رہا پر کوئی جواب نا ملا۔

پر اسے ویلنس درخت کے قریب نظر آیا وہ جب تک اس تک پہنچتا اسنے زی پر حملا کر دیا تھا۔

ویکس غیض وغضب سے ویلنس کے کندھے پر اپنے لمبے دانتو کو گاڑھ دیا۔ ویلنس چیختا پیچھے ہٹا زشیہ سے۔اسکے ناخونوں سے زشیہ کا خون ٹپک رہا تھا جو ویکس کو حیوان بنانے کے لیے کافی تھے۔ زشیہ ایک جھٹکے سے زمین پر دھڑام سے گری۔۔۔

ویکس کے منہ سے زشیہ کی پکار نکلی۔

ویکس زشیہ کو زمین پر گرا دیکھ کر ویلنس کو اپنی پوری طاقت سے دور پھیکا اور اس کے سنبھلنے سے پہلے زشیہ کی طرف بھاگا۔۔اسکے پاس بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھا۔۔

زی آنکھیں کھولو۔۔دیکھوں میں آگیا تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔زی پلیزززز آنکھیں کھولو۔۔وہ اسکی رخسار کو تھپتھپا کر کرب سے کہہ رہا تھا۔۔

پھر اسکی نظر اسکے پیٹ کی طرف گئی جہاں سے پانی کی طرح خون نکل رہا تھا۔۔اسنے جلدی اپنی شرٹ اتاری اور اسکے پیٹ پر باندھ دی۔۔اور اسے درخت کے سہارے بیٹھا کر اسکی سانسیں چیک کی جو مدھم سی چل رہی تھی۔۔

ویکس نے شکر کا کلمہ پڑھ کر ویلنس کو ختم کرنے کے لیے نظریں گھمائی چاروطرف پر وہ نہیں تھا۔۔

اسے درخت کے اوپر سے کچھ آواز آئی اسنے جیسے ہی سر اوپر کیا ویلنس تھا۔۔کسی بھیانک جانور کی طرح درخت پر الٹا رینگتا اسی پر حملا کرنے کے لیے۔۔۔

اسنے جیسے ویکس کی آنکھوں پر حملا کرنا چاہا ویکس دور ہٹا اور اسکی گردن سے پکر کر زشیہ کی پہنچ سے دور پھنکا اور اس پر

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حملا کر دیا۔۔ویکس اس پر جھپٹا اور اپنے لمبے ناخونوں سے اسکے سنبھلنے سے پہلے اسکی آنکھوں میں گاڑھ دیے۔۔ ویلنس کی خوفناک چیخیں پورے جنگل میں پھیل گئی۔۔پھر ویکس نے اپنے پنجے سے اسکی پیشانی سے چیرتا گیا۔۔

ویلنس نیچے تھا ویکس اوپر اسے بلکل قید کیے۔۔۔اور جب دل پر اسکا ہاتھ رکا تو اسنے اس خنجر کو نکالا۔۔اور پھر ایک دفعہ اسکے دل پر وار کیا پھر دوسری دفعہ۔۔پھر اسے ہی کرتا گیا اسکے سامنے صرف زشیہ کا پیٹ سے نکلتا خون گھوم رہا تھا۔

اسنے ویلنس کو کچل دیا تھا۔۔وہ تو شاید مر بھی چکا تھا پر ویکس۔۔وہ ہوش میں ہوتا تو دیکھتا۔۔وہ رکا تب جب زشیہ کی کہرانے کی آواز سنی۔۔۔

وہ درد سے ویکس کو پکار رہی تھی۔۔ویکس نے ایک نظر ویلنس پر ڈالی جو خون میں رنگا کچلا ہوا تھا۔وہ اٹھا اور جانے لگا۔۔۔

پھر پیچھے مڑ کر دیکھا اور واپس جا کر خنجر سے اسکے ہاتھوں کے ٹکرے ٹکرے کر دئے۔۔اسکا شاید دل نہیں بھر رہا تھا۔۔اسکا بس چلتا تو ویلنس کے ذرے ذرے کر دیتا۔

وہ جلدی سے زشیہ کی طرف گیا اور اسے بازوں میں بھر کر جنگل سے باہر بھاگا۔۔

راستے پر پڑی لیزی کی لاش کو دوسرے جانور گھسیٹتے جنگل میں لے جا رہے تھے۔۔

وہ زشیہ کو اٹھاتا جتنی ایک بھیڑیے کی رفتار تھی بھاگنے کی اس رفتار سے بھاگ رہا تھا۔۔

خون ٹپک ٹپک کر بوندیں گر رہی تھی اسکی بندھی ہوئی شرٹ سے۔۔زیادہ خون بہنے سے اس کی جان کو خطرا بھی ہو سکتا ہے یہی ایک تکلیف اسے اندر سے کھائے جا رہی تھی۔۔۔

وہ شہر کے مشہور ہاسپٹل میں اسے لے کر آیا۔۔

◉◉◉◉

کارتھن جیسے ہی اپنے گھر پہنچا تو سامنے کا منظر اسے ساکت اور ختم کرنے کے لیے کافی تھا۔

مارک اسکی بیوی مسز کارتھن کے وجود کو گوشت کے لتھروں میں تقسیم کر چکا تھا۔۔وہ صوفے پر بیٹھا ادھے ہی دیکھ رہا تھا۔

ویلکم انکل ویلکم۔۔اتنے لیٹ آئے کیوں؟دیکھواپنی غلطی پر آنٹی کو سزادلوادی۔۔کیسے شوھر تھے۔

افففف میں شوھر کی بات کر رہاہوں آپ تو دوست کے ساتھ نہیں تھے مشکل وقت میں۔۔

تو یہاں کیسے آئیں گے۔۔ہاہاہا۔۔وہ شیطانیت سے قہقہہ لگاتا ساکت کھڑے کارتھن سے بولا۔

ویسے میری جان نہیں دیکھ رہی؟

میں اس سے کہنے آیا تھا کہ اب ویکس اسے کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ مارک اسے سب سے بہت دور لے جائے گا۔اسے اب ویکس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔وہ اسے اپنے منصوبے بتاتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔وہ جتنی دیر میں اپنے بھیڑیے کے روپ میں آتا کارتھن کے پاس بھاگنے کے لیے وقت تھا پر وہ نہیں بھاگا۔

اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔اپنے بھائی جیسے دوست کے بیٹے کے زندہ ہونے کی خوشی میں۔اورایک دعا تھی ویکس تک اپنی آواز پہنچنے کی۔

مارک اس پر جھپٹااورکارتھن کے وجود میں کوئی ہلچل نہیں آئی اسنے خودخود کو اس حیوان۔کے حوالے کر دیا۔

مارک نے مسز کارتھن کو زشیہ کا نابتانے کے لیے یہ حال کیا تھا۔اوراب کارتھن کو اس لیے مار تھا کہ اسکاالزام وہ ویکس پر لگا سکے اور زشیہ کو اس سے نفرت ہو جائے اور وہ بس اسکی ہو جائے۔

مارک گاؤں میں تو صرف دوسرے بھیڑیوں کے بنے منصوبے پے لوگوں کو اپناشکار بنانے آیا تھا۔پر ویکس اور زشیہ کی دوستی دیکھ اسکا بھی دل زشیہ۔۔سے کھیلنے کے لیے کرتا تھا۔

ویکس اسے کہتا تھا کھیلنے کو پر وہ صرف زشیہ سے کھیلنا چاہتا تھا اسے اپنا دوست بنانا چاہتا تھا جو ویکس نہیں ہونے دیتا تھا۔

اس لیے اسکی نفرت ویکس شروع ہوئی۔

وہ ویکس کو ختم کرناچاہتا تھا پر وہ ایک بھیڑیا بن گیا اگر وہ اسے ماردیتا تو اسے بھیڑیوں کی جھنڈ سے الگ کر دیا جاتا۔

البتہ اس نے گاؤں والوں کو بتایا کہ ویکس ایک بھیڑیا ہے اور اسنے ہی بچوں کو اپناشکار بنایا ہے۔

اسکا یہ منصوبہ کام کر گیا اور اسے گاؤں سے دور کر دیا گیا۔اسے پتا تھا ویکس مرا نہیں ہے۔پھر بھی وہ سب سے دور تھا اسکے لیے یہی کافی تھا۔

دی ویکس وُلف

اسکے جانے کے بعد زی بہت بیمار رہنے لگی کارتھن اسے لے کے شہر گیا علاج کروانے۔

تو پیچھے مائیکل کو مارک کے بارے میں سب پتا چل گیا اور اسنے کارتھن کو بھی بتادیا۔ یہ بات مارک کو پتا چل گئی اور اسنے دوسرے بھیڑیوں سے مل کر گاؤں پر حملا کردیا۔

پھر ہر طرف خون کے ندیاں بہنے لگی اس خون میں مائیکل کا بھی خون شامل تھا۔

وقت گذرتا گیا کارتھن کو کافی ڈونڈھنے کے بعد بھی نہیں ملا۔ پھر ویکس آیا وہ ایک سب بھیڑیوں کا سردار اور جادو والی آنکھوں کا بھیڑیا تھا وہ مارک سے چھوٹا مگر طاقتوں میں اس جیسے کئی بھیڑیوں کے برابر تھا۔

پر مارک نے دماغ کا استعمال کر کے اسے کارتھن کے خلاف کردیا۔

پھر وہ تو اپنے غصے میں پاگل ہوگیا۔ مارک کو زشیہ مل گئی۔

اسے غصہ تب آیا جب زشیہ سالوں بعد بھی اسکی نظر میں ویکس کے لیے مر رہی تھی۔ پھر اسنے اسے کہا کہ ویکس مر گیا ہے۔ اسے یقین دلایا۔

اسنے زشیہ سے دوستی کرلی اور اسکا پیار سے نام زونی رکھ دیا پھر وہ ڈھکے چھپے اس سے اپنے پیار کا اظہار کردیتا تھا۔ پھر سے ویکس آگیا اس بار ویکس اسے بیوقوف بنا گیا۔۔۔

◉◉◉◉

لیکے آئے۔ اسنے وہ سنا جس میں اسکے voice record ویکس آئی سی یو کے باہر بیٹھا تھا جب اسکے آدمی کارتھن کا ملنے کی خوشی زشیہ کو اسکے حوالے کرنے کی گذارش اور مارک کی تمام چالاکیوں کے بارے میں تھا۔

آخر میں اسے کسی بھی حالت میں کارتھن نے اپنے گھر آنے کا کہا تھا کیونکہ مارک اسے وہیں ملے گا۔

سن کر ایک گہرا سانس لیا۔۔ voice ویکس نے وہ

زی تمہارے ہوش میں آنے سے پہلے یہ قصہ ختم کرنا ہوگا۔ خود سے بڑبڑاتا اپنے آدمیوں کو زی کا خیال رکھنے کا کہتے سرخ نیلی آنکھوں اور ویلنس کے خون میں رنگا۔ آخری شکار کی طرف گیا۔

ویکس جیسے ہی کارتھن کے گھر پہنچا مارک نکل رہا تھا باہر۔۔ویکس نے اچانک ایک زوردار لات اسکے سینے پر ماری جس سے وہ واپس گھر میں اندر جا گرا۔۔

ویکس نے دروازہ بند کر دیا۔۔اورا اکے سامنے جا کھڑا ہوا اپنی لہو ٹپکاتی لال نیلی آنکھوں سے اسے گھورنے لگا۔۔جس پر مارک گھبرا گیا۔۔۔

ویکس کارتھن اور مسز کارتھن کا نوچا ہوا لاش دیکھ کر اندر سے کٹ کر رہ گیا۔۔پھر اسکے کان میں کچھ لفظ گھومے۔۔۔

آج سے یہ میرا بیٹا ہے اور اسکا نام مارک ہے مارک مائیکل "یہ لفظ ویکس کا سینا چیر رہے تھے۔۔"

مارک اس اچانک کے حملے سے اٹھا۔۔تو سامنے ویکس کو دیکھا پہلے تو اسکی حالت دیکھ کر گھبرا گیا پھر خود کو سنبھال کر بولا۔

۔۔

ویکس تمنے مجھے لات کیوں ماری تمہیں شرم نہیں۔۔۔

کیسی شرم تمنے شرم کرلی کارتھن کو مارتے ہوئے۔۔اسکا لہجہ غضبناک اور کاٹدار تھا۔۔۔

مارک نے اپنا گلا تر کیا۔۔

مت بھولو یہ ہمارا دشمن ہے اسکا یہی حال ہونا چاہیے تھا۔۔یا اس سے بھی برا۔۔مارک لڑکھڑاتی زبان میں بولا۔۔۔اور جانے لگا۔۔

صحیح بولے اس سے بھی برا۔۔تو جا کہاں رہے ہو۔۔۔دیکھو گے نہیں دشمن کا حال برا۔۔۔ویکس نے اسے کندھے سے پکڑ کر پھر سے آگے کھڑا کیا۔۔۔مارک کے تو ویکس کے سرد لہجے پر پسینے چھوٹ گئے۔۔

پر مینے تو اسے ختم کر دیا ہے اب کون سا حال کرو گے اسکا۔۔مارک نا سمجھی سے اسکی آنکھوں میں دیکھے بغیر بولا۔۔

ویکس اسکی بات پر سرد قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔تمنے غلط دشمن کو مارا ہے اصلی تو ابھی زندہ ہے۔

کلک کہاں ہے۔۔اسنے یہاں وہاں دیکھ کر پوچھا۔۔۔

یہاں۔۔ویکس نے کہنے کے ساتھ ایک زوردار پنچ اسکے منہ پر مارا۔۔جس سے منہ سے خون نکل آیا۔۔

ویکس یہ کیا بکواس ہے میں کب ہوا دشمن۔۔مارک بناوٹی غیض و غضب میں آیا۔۔میں کیوں ماروں گا اپنے باپ کو۔

اب جا کر مارک کسی دوسرے کو بنانا بیوقوف اب ویکس تو نہیں آنے والا تیری گھٹیہ چال میں۔۔اچانک مارک نے اپنا اصلی روپ میں قہقہہ لگایا۔

ہاہاہا۔۔آنے کی کیا ضرورت ہے۔تم تو پہلے سے آ چکے تھے۔وہ مکاری سے قہقہہ لگاتا ویکس کا خون انگاروں پر تپا اٹھا۔

ویکس بنا وقت لیے اس مکار پر جھپٹا۔

پھر دونو آپس میں الجھ گئے۔۔ویکس نے اسے بہت مارا پر مارک نے بھی دو چار مکے مارے ویکس کو۔۔

ویکس نے اسے اٹھا کر دور پھیکا وہ جا کر صوفے سے لگا اور الٹ کر گرا۔۔

اسنے اسے سنبھلنے کا موقعہ دئے بغیر اس پر جھپٹا جس سے مارک کی چیخ نکل گئی۔

کیوں مارا میرے باپ اور معصوم لوگوں کو۔ویکس چلاتا اسکے آنکھوں منہ ناک کو اپنے طاقتور مکوں سے پھوڑتا گیا۔مارک چیختا ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔خود کو اس حیوانی سے بچانے لگا۔

پر ویکس پر تو اپنو کا بدلا سر پر سوار تھا۔مارتا گیا اسکے چہرے کو اپنے مکوں سے کچل کر رکھ دیا۔کوئی نقش نہیں چھوڑا ۔۔۔چہرا اور اپنا ہاتھ خون میں رنگ ڈالا۔

مارک اسکو دھکا دے کر ایکدم بھیڑیے روپ میں آیا اور ویکس بھی۔۔

پھر سے دونوں آپس میں الجھ گئے۔ویکس نے اپنا بڑا سا پنجہ اسکے پیٹ میں ڈالا۔۔جس سے مارک کی خوفناک دھاڑیں پھیل گئی پورے گھر میں جس سے ویکس کو سکون مل رہا تھا۔

ویکس نے ہاتھ نکال کر پھر سے اسکے سینے میں گاڑھا اور ایک جھٹکے سے اسکے سینے میں دھڑکتا دل نکال لیا۔۔

اور اسے اپنے پاؤں کے نیچے دے کر کچل ڈالا۔۔مارک کا مردہ وجود زمین جا گرا پھر ویکس اپنے بھیانک روپ کے ساتھ اس پر جھکا اور اسے چھوٹے چھوٹے ذرو میں تقسیم کر دیا۔

کچھ دیر بعد اسنے پورے گھر پر پٹرول چھڑکا اور اس گھر کو آگ کے شولوں کے حوالے کر دیا۔خود بنا دیکھے سب کچھ ختم کرتا آگے نکلتا چلا گیا۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

دی ویکس وُلف

زشیہ کوا بھی لڑکیاں ویکس کے سجے کمرے میں بیٹھا کر گئی تھی۔۔وہ گھونگھٹ لیے ایک شرمیلی دلہن کی طرح سر جھکائے ویکس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔

زشیہ کے ٹھیک ہونے کے بعد ویکس نے اسے مارک کے بارے میں سب کچھ بتادیا تھااور اسکے ماں باپ کے مرنے کا بھی۔

پھرایک سال ویکس نے زشیہ کی ہاں کے لیے انتظار کیااور اب جاکر وہ راضی ہوئی شادی کے لیے تواب وہ دلہن بنی گھبرائی بیٹھی تھی۔

وہ سرخ جوڑے میں کوئی حور لگ رہی تھی۔۔کچھ دیر بیٹھنے کے بعد۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور آئینے کے سامنے جاکر کھڑی ہوئی۔اسکی نظر اپنے نشانوں پر تھی۔میک اپ سے کافی چھپائے گئے تھے پر ابھرتے ہوئے نشانوں سے صاف ظاہر ہورہے تھے۔۔

وہ اپنے ماضی میں اتنی مگن تھی کہ اسے ویکس کے آنے اور دروازہ بند کرنے کا بھی پتا نہیں چلا۔۔

ویکس اسے اپنے آپ میں اتنامگن دیکھ آہستہ سے پیچھے قریب آیااور اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔جس سے زشیہ کے منہ چیخ نکل گئی۔

کیاہے کبھی چیخنے کے علاوہ بھی چپ رہا کرو۔ویکس نے اسکے کان میں کہہ۔

چھوڑوویکس۔وہ بلش کرتی اسکے تنگ گھیرے سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔جس پر ویکس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔

افففف۔۔ویکس بیٹے تیرا پتا نہیں کیا بنے گا۔کبھی چھوڑو کے علاوہ یہ بھی کہا کرو۔مت چھوڑوویکس۔۔۔وہ اسکی آواز میں منہ بنا کر بولا جس پر زی مسکرادی۔۔۔

ویکس بھی مسکرادیا۔۔کیادیکھ رہی تھی جو فری میں منہ دیکھادیا۔۔وہ شرارت سے کہتا اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا۔وہ سمجھ تو گیا تھا کیادیکھ رہی ہے پھر بھی پوچھنے لگا۔۔زی نے نفی میں گردن ہلائی "کچھ نہیں" پھر مدہم سا بولی۔

زی؟رات کے ان خوبصورت لمحوں میں ویکس نے زشیہ کے کان میں سرگوشی کے انداز میں پکارہ۔۔

ہوں۔زشیہ کادل اتنی زور سے دھڑکا کہ اسے لگاپسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔اسکی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی۔

کبھی انکے بارے میں الٹا سلٹا نا سوچنا۔ وہ اپنے لبوں سے اسکے نشانوں کو چھوتا زشیہ کا سانس بند کر گیا۔
ویکسس۔ زی اسکے قید میں پھڑ پھڑائی۔۔
یہ مجھے تمہارے اور قریب کھینچتے ہیں۔ وہ اسکی پکار کو نظر انداز کرتا۔۔ گھمبیر اور خمار آلودہ لہجے میں بولا۔
اسکے الفاظوں منہ ہی بند کر گیا۔۔ جیسے رات گذر رہی تھی اسکی شدتیں بڑھتی گئی۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پکڑو مجھے سیم۔ سام پورے گھر میں بھاگتا ہر چیز توڑ پھوڑ کرتا سیم سے کہہ رہا تھا۔ سیم اپنی پھولی سانسوں کے ساتھ سام جو اس سے ایک سال بڑا تھا اس پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سام سنہری آنکھوں والا اپنے سے چھوٹے سیم جسکی آنکھیں ویکس جیسی نیلی تھی۔ جو غصے میں بہت تیز تھا۔ اسکے کھیلو نے توڑ کر اسے غصہ ڈلانے کی کوشش کر رہا تھا جو غصے میں آ بھی گیا تھا۔ اسے سیم کو غصہ ڈلا کر بہت مزہ آتا تھا۔
رکو تم دونوں۔۔ یہ کیا حشر کر دیا ہے گھر کا۔ زشیہ کی چینگارتی آواز دونوں کا بریک لگا گئی۔
مما مینے نہیں یہ سب اس سنہری بلے نے کیا ہے۔۔ سیم کی غصے والی آواز گونجی۔ جس پر سام شرارت سے مسکرا دیا۔
مما مینے نہیں یہ سب اس نیلے غصے والے بلے نے کیا ہے۔ سام نے اپنا کیا سب سیم پر الٹ دیا۔
بند کر دو تم دونوں اپنی۔ جلدی سے پورا گھر صاف کرو۔ نہیں تو آج ویکس سے تم دونوں کی خیر نہیں۔ اسکی دھمکی پر پانچ اور چھ سال کے سیم اور سام کے قہقہے لگے۔۔ جس پر زشیہ شرمندہ ہو گئی۔
مما چلتی تو ہے نہیں ڈیڈ کے سامنے آپ کی۔ ایسے ہی ہم بچوں کو نا دھمکایا کرو۔۔ یہ سام تھا شرارتی۔
یہ سچ تھا جب بھی زی ویکس سے ان دونوں کی حرکتوں کا بتاتی ویکس کا ایک ہی جواب ہوتا۔ پہلے تم میرے حق میں آؤ پھر میں اپنے بیٹوں سے تمہارے حق میں بات کروں۔ اسکی بات پر زی چڑ جاتی اور کہتی "تم سے

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تو بولنا گناہ ہے"۔۔پھر ویکس بھی کہتا" جاؤ جاؤ دوسروں کا حق کھانے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے" جس پر زشیہ غصے سے لال ٹماٹر ہو جاتی اور ان تینوں کے چھت پھاڑ قہقہے گونجتے گھر میں۔

ختم شد۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com